یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مجموعۂ نعت
مصنف اسرار نسیمی
مرتب وسیم مینائی

یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(مجموعۂ نعت)

مصنّف

اسرار نسیمی

مرتّب

وسیم مینائی

ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی

YA NABI (S.A.W)

by
Asrar Naseemi

Edited by
Waseem Minai

Year of Edition 2008

Price Rs. 100/- (Library Edition)

نام کتاب : یا نبی ﷺ
مصنف : اسرار نسیمی
مرتب : وسیم مینائی
سنہ اشاعت : ۲۰۰۸ء
قیمت : ۱۰۰ روپے (لائبریری ایڈیشن)
مطبع : عفیف آفسیٹ پرنٹرس، دہلی۔۶

Published by

EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE

3108,Vakil Street, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6(INDIA)
Ph : 23216162, 23214465, Fax : 0091-11-23211540
E-mail: info@ephbooks.com,ephdelhi@yahoo.com
website: www.ephbooks.com

انتساب

فخر موجودات ساقیٔ کوثر، شافعِ محشر حضور پرنور، سرورِ کائنات، سیّدالکونین

حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم

و

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، پیرومرشد، تاجدارِ اہلسنّت حضور مفتیٔ اعظم ہند

حضرت علاّمہ مولانا مصطفیٰ رضا خاں نوریؔ بریلوی

علیہ الرحمتہ والرضوان

کے نام

اسرارؔ نسیمی

نذر

استادانِ محترم و معظّم

فخرِ سلسلۂ امیرؔ مینائی، شاعرِ فطرت، استاذ الشعراؔ ''شانِ شاہجہاں پور''

حضرت نسیمؔ شاہجہاں پوری

جانشین اعتبار الملک حضرت دلؔ شاہجہاں پوری نور اللہ مرقدہٗ

و

ماہرِ عروض و فنِ شعر استاذ الشعراؔ

حضرت مختار نسیمؔ رام پوری نور اللہ مرقدہٗ

اسرارؔ نسیمی

اظہار تشکّر

مشہور و معروف ادبی و سماجی و باغ و بہار شخصیت

عزّت مآب و عالیجناب ایم. حسین ہاشمی صاحب

جن کے دم سے بریلی کی ادبی محفلوں کو وقار حاصل ہے۔

اسرار نسیمی

پیش لفظ

وسیمؔ مینائی

تارین جلال نگر، شاہجہاں پور۔۲۴۲۰۰۱ (یو. پی.)

اتر پردیش کے شہروں میں بریلی اپنی گوناگوں خصوصیات کے باعث تمام عالم میں جانا جاتا ہے۔ بریلی کے بجائے پہلے یہ شہر بانس بریلی کہلاتا تھا لیکن اب صرف بریلی ہی کے نام سے مشہور ہے۔ ایک زمانے سے یہاں بننے والے سرمہ سے نہ جانے کتنی آنکھوں کے چراغ بجھتے بجھتے ضو پا گئے۔ درویشی و بزرگی میں بشیر میاںؒ، شاہ نیازؒ، شاہ شرافت میاںؒ، شاہ دانا میاںؒ، دولہا میاںؒ وغیرہ کے فیوض و برکات کا دریا رواں دواں ہے۔ حضرت علامہ مولانا احمد رضا خاں اور حضور مفتیٔ اعظم ہندؒ نے اسی سرزمین سے سنّیت کا پرچم تمام عالم میں لہرا دیا۔ آج بھی ان حضرات کے عرس کے مقدّس موقع پر دنیا کے کونے کونے سے لاکھوں مریدین اور عقیدت مند جوق در جوق شرکت کر کے داخل حسنات ہوتے ہیں۔ اس پاک سرزمین پر ہر دور میں علماء، فضلاء اور اربابِ فکر و فن پیدا ہوتے رہے ہیں۔ شعراٗ و ادباء میں عبرتؔ صدیقی، عبادتؔ بریلوی، رساؔ بریلوی، شاعرؔ بریلوی، بدرؔ بریلوی، کیفیؔ وجدانی، ماہرؔ بریلوی، شبنمؔ عثمانی، ساحرؔ عثمانی، مولانا امیر احمد تلیاپوری کی ادبی خدمات سے کون واقف نہیں۔

گزشتہ دنوں جناب انورؔ چغتائی، شاداںؔ افغانی، مختارؔ نسیم رامپوری، دلاور حسین دلاورؔ اور شوکت حسین قمرؔ جیسے صاحب فن اور استاد شاعروں کے انتقال سے جو

خلاء پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا مشکل ہے۔ موجودہ دور میں مشاعروں کی سطح پر پروفیسر وسیم بریلوی نے اسے بین الاقوامی شہرت یافتہ شہر بنا دیا ہے۔ یہ سچ ہے کہ مشاعروں کی دنیا میں جو عزّت، شہرت اور دولت وسیم بریلوی کے حصّے میں آئی ہے وہ کسی دوسرے کے حصّے میں نہیں آئی۔ ان کے علاوہ نکہت آنولوی، کلیم بریلوی، اسلم بریلوی ایڈووکیٹ، ڈاکٹر افتخار سعید، عرفان بریلوی، عزم بریلوی، نجمی بریلوی، مفتی فاروق فارق، نشاط عرشی، عرفان بجنوری، طاہر سعید، نشتر بریلوی، پروفیسر حنیف کیفی، گلشن بریلوی، رئیس بریلوی، شکیل اثر نورانی، سردار ضیا، افضل بجنوری، خیال کھنہ، فاروق خاں فاروق، اشفاق بدایونی، ناظر منڈاوری، ناز پرتاپ گڑھی، شارق کیفی، طاہر وشواسی، اسعد مینائی، عرفان شمسی، باقر زیدی، آصف بریلوی، مسرّت علی مسرّت، سعید خاں سعید، اختر موہن پوری، فہمی بریلوی، فرحت بریلوی، شاہد شمسی، جوہر وارثی، زاہد بریلوی، ظفر علوی، رئیس بدھولیاوی، ڈاکٹر امن تلیاپوری، ثروت پرویز، اظہر فاروقی، ثمر بریلوی، صغیر احمد صغیر، وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

موجودہ دور میں جناب اسرار نسیمی کا نام بھی اب کسی تعارف کا محتاج نہیں رہا نو جوانی ہی میں اب وہ اس مقام پر پہنچ گئے ہیں کہ دور سے پہچان لئے جاتے ہیں۔ وہ نہ صرف اچھے اور مترنم شاعر ہیں بلکہ بہت اچھے ناظم بھی ہیں۔ میں نے نہ جانے کتنے مشاعروں میں انہیں سنا بھی ہے اور ان کو نظامت کرتے بھی دیکھا ہے۔ وہ ہر میدان میں کامیاب و کامراں نظر آتے ہیں۔

گزشتہ دنوں ان کا ایک شعری مجموعہ 'لفظوں کی روشنی' کے نام سے شائع ہو چکا ہے جو کافی مقبول ہوا۔ متعدد رسائل و اخبارات میں تبصرے بھی شائع ہوئے ہر تبصرہ نگار نے ان کی شاعری کی بھرپور تعریف کی۔ چند تبصرہ نگاروں کے تبصروں کے اقتباس پیش کر رہا ہوں آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ جناب م. لئیق اپنے تبصرے میں فرماتے ہیں کہ۔

''لفظوں کی روشنی' اسرار نسیمی کا غالباً پہلا شعری مجموعہ ہے۔
اکثر آج کل شائع مجموعوں میں بیشتر ایسے ہوتے ہیں کہ اچھا شعر دیکھنے
کے لئے آنکھیں ترس جاتی ہیں۔اس کے برعکس 'لفظوں کی روشنی' میں
اچھے اشعار تمام صفحات پر بکھرے ہوئے نظر آرہے ہیں۔اسرار نسیمی ایک
اچھے شاعر اور صحافی ہیں۔''

(ماخوذ روزنامہ 'قومی خبریں' لکھنو، ۲۵/مارچ ۲۰۰۷ء)

جناب انس کلیم کا فرمانا ہے کہ۔

''اسرار نسیمی ہمارے ان شعراء میں ہیں جو زندگی کے مختلف
گوشوں کو اپنے شاعرانہ نقطۂ نظر سے روشن کر رہے ہیں''

(ماخوذ 'نیا دور' لکھنو، شمارہ دسمبر ۲۰۰۶ء)

جناب کلدیپ گوہر فرماتے ہیں کہ۔

''شعری مجموعہ 'لفظوں کی روشنی' حمد باری تعالیٰ، نعت شریف،
ایک تضمین، چار نظموں اور ۷۳ غزلیات پر مشتمل ہے۔ شاعری میں
روایت کی پاسداری ہے۔تازگی، شگفتگی، شائستگی، پاکیزگی اور رکھ رکھاؤ کا
عنصر بدرجۂ اتم پایا جاتا ہے۔ (ماخوذ 'ہفتہ روزہ' ہماری زبان' نئی دہلی)

مذکورہ بالا اقتباسات سے آپ کو اسرار نسیمی کی شاعرانہ امیج کا اندازہ بخوبی
ہو گیا ہوگا۔

جناب اسرار نسیمی کو ان کی ادبی خدمات کے لئے نوازا بھی جا چکا ہے۔گزشتہ
۲۴/جون ۲۰۰۵ء کو اسٹار مووِیز کی جانب سے ہند و نیپال مشاعرے میں ان کی ادبی
خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے سند سے نوازا گیا۔۱۲/اگست ۲۰۰۶ء کو 'اتر پردیش
بھارت سیوا سماج' کی جانب سے اور ۶/مئی ۲۰۰۷ء کو 'اکھل بھارتیہ کلچر ایسوسی
ایشن' (رجسٹرڈ) نے بھی ان کی ادبی خدمات کو سراہتے ہوئے سند سے نوازا۔

اسرار نسیمی کی پرورش ایک علمی، مذہبی اور ادبی ماحول میں ہوئی۔ وہ خود بھی درس وتدریس کے پیشے سے وابستہ ہیں ساتھ ہی بریلی کورٹ میں ٹائپسٹ بھی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ ایک کامیاب صحافی بھی ہیں۔ اپنے پہلے مجموعۂ کلام 'لفظوں کی روشنی' میں حرف چند کے عنوان سے وہ اپنا تعارف کراتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

میں نے ایک متوسط درجے کے ادبی اور دینی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ شاعری اور درس وتدریس کے مشغلے کے اعتبار سے میں اپنے نسب کی تیسری پشت میں ہوں۔ دادا مرحوم عبدالرسول خاں محوؔ جو خاصہ شعری ذوق رکھتے تھے محکمہ بیسک تعلیم سے ہیڈ مدرّس کے عہدے سے سبکدوش ہوئے۔ نیز والد بزرگوار الحاج محمد جمیل خاں رضوی مدیر ہفتہ روزہ 'حب وطن' بریلی جو ایک اچھے نعت گو شاعر بھی ہیں اسی محکمہ سے ریٹائر ہوکر پینشن پا رہے ہیں۔ یہ حسن اتفاق ہی ہے کہ وراثت میں ملے آبائی پیشے معلّمی کو اختیار کر کے میں بھی نگر نگم کے سررشتہ تعلیم میں بحیثیت اردو ٹیچر درس وتدریس کی خدمات انجام دے رہا ہوں۔

چونکہ کسی فن میں کامل دسترس حاصل کرنے کے لئے کسی ماہر فن کی ضرورت پیش آتی ہے۔ لہٰذا انہوں نے (والد محترم نے) اپنے ایک عزیز جناب مولانا امیر احمد خاں تلیاپوری کی وساطت سے مجھے باقاعدہ شاعر فطرت جناب نسیم شاہجہاں پوری کے تلامذہ میں شامل کرادیا تو بذریعہ خط وکتابت ان سے اصلاح لینے لگا۔ شہر میں رہائش پذیر ہونے کے بعد جب طرحی مشاعروں میں شرکت کے کافی دعوت نامے آنے لگے اور طرحی کلام پر فوری طور پر اصلاح کی ضرورت محسوس ہوئی تو میری نگاہِ انتخاب بزم فکروفن کے صدر استاذ الشعرا حضرت مختار تسیم رام پوری پر گئی جو بریلی میں رہ کر اردو ادب کی بے لوث خدمات انجام دے رہے ہیں۔ موصوف نے ازراہِ نوازش میری استدعا کو شرفِ قبولیت بخشا لہٰذا ان کے روبرو زانوئے تلمذ تہہ کرنے لگا"

اسرار نسیمی کے بیان کو پڑھنے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ شاعری انہیں وراثت میں ملی ہے اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنے دونوں استادوں کی شاگردی کا اعتراف کر کے اعلیٰ ظرف ہونے کا ثبوت بھی پیش کر دیا ہے۔ ورنہ آج حال یہ ہے کہ لوگ تھوڑی سی شد بد حاصل کر لینے کے بعد اپنے استاد کی استادی ہی کے منکر ہو جاتے ہیں۔ پہلے وہ حضرت نسیم شاہجہاں پوری کے شاگرد ہوئے جن کی نسبت سے انہوں نے اپنے نام کے ساتھ 'نسیمی' لگایا۔ بعد کو وہ حضرت مختار نسیم رام پوری کے شاگرد ہوئے۔ مختار نسیم صاحب اب مرحوم ہو چکے ہیں لہٰذا اب پھر دوبارہ وہ اپنے پرانے گھر میں لوٹ آئے ہیں۔

آیئے اب ہم ان کے تازہ مجموعۂ کلام 'یا نبی ﷺ' پر گفتگو کرتے ہیں جو ان کی نعتیہ شاعری پر مشتمل ہے۔

نعت گوئی ایک انتہائی مشکل کام ہے۔ نعت ایک ایسا فن ہے ایک ایسی پرخار وادی ہے جہاں بڑی احتیاط سے بلکہ پھونک پھونک کر قدم رکھا جاتا ہے۔ مدحت رسول میں ذرّہ برابر بھی لغزش آپ کی تمام عمر کی عمل خیر کی پونجی کو ضائع کر دیگی۔ لیکن جذبۂ صادق کے ساتھ عشق رسول میں ڈوب کر کہی گئی نعت کا ایک مصرع بھی بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو گیا تو یقیناً آپ کی آخرت سنور جائیگی اور آپ جنّت کے میوے کھانے کے مستحق ہو جائیں گے۔ قرآنِ حکیم میں کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی نعت فرمائی ہے۔ کائنات میں نعت گوئی کا آغاز حضور ﷺ کی حیات مقدسہ ہی میں ہو گیا تھا۔ بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور ﷺ کی خدمت میں بحیثیت شاعر نذرانۂ نعت پیش کیا کرتے تھے اور تب سے آج تک یہ سلسلہ جاری وساری ہے اور انشاء اللہ تا قیامت جاری رہے گا۔ مگر پھر بھی نعت گوئی کا حق ادا نہیں ہو پائے گا۔ مجھے شاہجہاں پور کے مشہور شاعر حنیف اسعدی مرحوم (جو تقسیم ہند کے موقع پر پاکستان چلے گئے اور کراچی میں مستقل سکونت اختیار کر کے وہیں کئی سال قبل پیوند خاک ہو گئے

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔آمین) کا یہ شعر یاد آ رہا ہے ؎

یارب یہ تمنا ہے کہ نازل ہو وہ ہم پر
جو نعت ابھی قرض ہے قرطاس و قلم پر

ہر مسلمان شاعر کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ وہ اپنے آقا سرورِ کائنات ﷺ کی شانِ اقدس میں بے پناہ خلوص و عقیدت کے ساتھ نذرانۂ نعت پیش کر کے تعریف کا حق ادا کر دے۔

اسرار نسیمی نے بھی اپنی نعتیہ شاعری میں حضور پر نور ﷺ سے اپنی دلی عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ ان کی شاعری مثبت قدروں کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ مضمون کی طوالت کے پیش نظر ان کے اشعار نقل نہیں کئے اور اب ہم زیادہ دیر آپ کے درمیان رہنا بھی نہیں چاہتے۔

اسرار نسیمی کا پہلا نعتیہ مجموعہ 'یا نبی' آپ کے مطالعہ کے لئے حاضر ہے خدا کرے ادبی دنیا میں اسے بے حد مقبولیت حاصل ہو۔

★★★

مرتب کا مختصر تعارف

فاروق انصاری فاروق

(منیجر۔ پرنس پبلک اسکول، دلازاک، شاہجہاں پور۔ ۲۴۲۰۰۱ (یو۔ پی۔)

جناب محمد وسیم خاں 'وسیمؔ مینائی' ولد جناب نسیم محمد خاں 'نسیمؔ شاہجہاں پوری' محلہ تارین جلال نگر شاہجہاں پور کے ساکن ہیں، آپ کی پیدائش ۱۲؍ستمبر ۱۹۶۵ء کو ہوئی۔ آپ کے دادا جناب شیر محمد خاں شفقؔ شاہجہاں پوری مرحوم بھی اپنے دور کے معروف شاعر تھے۔ آپ کے نانا منشی لیاقت حسین خاں مرحوم شاہجہاں پور میں نائب قاضی کے منصب پر فائز تھے۔ نانا کے انتقال کے بعد ۲۹؍اگست ۱۹۸۲ء کو قاضی شہر سید مسعود حسن صاحب نے وسیم مینائی کو نائب قاضی کے منصب پر فائز کر دیا جب سے آج تک وہ اس منصب پر فائز ہیں اور اپنے فرائض بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔ وسیم مینائی نے اپنی شاعری کا آغاز ۱۹۷۴ء کو شاہجہاں پور کے پولس لائن گراؤنڈ پر ایک آل انڈیا مشاعرے میں اپنی غزل پڑھ کر کیا جب وہ صرف ۹ سال کے تھے۔ آج وسیم مینائی پوری اردو دنیا میں اپنی ایک منفرد پہچان بنا چکے ہیں انہیں اپنے ہمعصروں میں یوں بھی امتیاز حاصل ہے کہ وہ بیک وقت شاعر بھی ہیں ادیب بھی، محقق بھی ہیں، نقاد بھی مبصر بھی ہیں اور صحافی بھی۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ متعدد کتابوں کے مصنف، مرتب اور مؤلف بھی ہیں۔ ان کی مرتب کردہ کتب ہیں 'نکہت خیال' ۱۹۹۸ء 'نقش غزل' ۱۹۹۹ء 'خار وگل' ۲۰۰۱ء۔ وسیم مینائی کا ایک اہم اور تاریخ ساز کارنامہ 'شاہجہاں پور میں اردو افسانہ' ہے یہ کتاب ۲۰۰۲ء میں شائع ہوئی اس میں انہوں نے تقریباً پانچ سال کی تحقیق، محنت اور ریاضت سے اپنے وطن کے افسانہ نگاروں کے حالاتِ زندگی کے ساتھ ساتھ افسانہ نگاری پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ انہوں نے کئی ایسے افسانہ نگاروں کو بھی تلاش کیا جو پردۂ خفا میں تھے اور پہلی بار اس کتاب کے ذریعہ منظر عام پر

آئے۔اس کتاب کی ملک اور بیرونِ ملک کافی پذیرائی ہوئی جس سے ان کی شہرت میں چار چاند لگ گئے وسیم مینائی صاحب کی شاہجہاں پور کی تہذیب اور تاریخ پر بھی معلومات نہایت وسیع اور گہری ہیں جس کا اندازہ ان کی حال ہی میں شائع کتاب 'میری زمین کے قلمکار اور تہذیبی کردار'، سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔اس کے علاوہ 'ریاضِ سخن' ۲۰۰۳ء 'جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کی مرکزی شخصیت قاضی سید سرفراز علی' (تحقیق) ۲۰۰۴ء 'نغماتِ میکش' ۲۰۰۵ء 'میری زمین کے قلمکار اور تہذیبی کردار' (ادبی وتنقیدی مضامین کا مجموعہ) ۲۰۰۷ء حال ہی میں ان کی ایک اور نئی کتاب بنام 'مبارک شمیم شخصیت اور فن' منظر عام پر آئی ہے۔

وسیم مینائی شاہجہاں پور سے نکلنے والے پہلے ادبی جریدے سہ ماہی 'شانِ شاہجہاں پور کے مدیرِ اعلیٰ ہیں۔ ملک اور بیرون ملک کے رسائل واخبارات میں ان کی غزلیں، ادبی، تنقیدی وتحقیقی مضامین برابر شائع ہوتے رہتے ہیں۔مشاعروں کی سطح پر بھی وہ کافی مقبول شاعر ہیں۔دلّی، ممبئی، کلکتہ، لکھنؤ، کانپور کے علاوہ ہندوستان کے بہت سے چھوٹے بڑے شہروں میں مشاعروں اور کانفرنسوں میں شرکت کر چکے ہیں۔ دوردرشن لکھنؤ، آکاشوانی لکھنؤ، دوردرشن بریلی کے پروگراموں میں بھی برابر شرکت کرتے رہتے ہیں، پچھلے دنوں 'اتر پردیش چھاتر سروکچھ دل' کی جانب سے وسیم مینائی کو ان کی ادبی خدمات کے لئے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ۲۰ راگست ۲۰۰۶ء کو انجمن 'ارتقائے اردو ادب' بریلی نے ایک شاندار مشاعرے میں بدست جناب شوق وزیر گنجوی 'شانِ ارتقائے اردو ادب ایوارڈ' وسند سے نوازا۔ ۲۶ رجنوری ۲۰۰۷ء کو بجنور میں رورل ڈیولپمنٹ سوسائٹی وایف.ڈی.سی. آیور ڈیویژن نے ایک عظیم الشان مشاعرہ میں بدست مجاہد جنگ آزادی وممتاز شاعر جناب شکیل رحمانی 'مجاہد اردو ادب ایوارڈ' وسند سے نوازا۔ اس کے علاوہ 'انجمن شعر وادب' شاہجہاں پور، غوث الثقلین شکچھا سمیتی، آمنہ میموریل پبلک اسکول، بزم ثابت خیر آبادی، پرنس پبلک اسکول، سمن ساماجک سیوا سمیتی، پربھا نیو مانٹیسری اسکول وغیرہ نے بھی ادبی تقاریب میں

وسیم مینائی کو شال اُڑھا کر اور مومنٹو پیش کر کے نوازا ہے۔

وسیم مینائی صاحب ۱۹۸۴ء میں ممبئی میں عالمی کانفرنس و عالمی مشاعرے میں بھی شرکت کر چکے ہیں۔ پچھلے دنوں جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کے اکیڈمک ہال میں منعقدہ ایک ادبی مذاکرہ بعنوان 'اردو اور اس کے مسائل' میں وسیم مینائی نے بڑی مدلل تقریر کی جسے بعض اخبارات نے اپنی سرخی بنایا۔

گزشتہ دنوں ماہنامہ 'شائستہ جبیں' دہلی نے دسمبر ۱۹۹۸ کے شمارے میں وسیم مینائی کی ادبی خدمات کے اعتراف میں ایک ضخیم گوشہ 'گوشہء وسیم مینائی' شائع فرمایا۔ گوشہ کی اشاعت سے وسیم مینائی اہل علم کی نظر میں آئے۔ گوشے کی اشاعت پر اہل شہر نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے وسیم مینائی کو مبارک بادیں دیں۔ شاہجہاں پور میں موجودہ دور میں پروفیسر قمر رئیس اور رشید حسن خاں صاحب کے علاوہ وسیم مینائی صاحب ہی ایسے شاعر و ادیب ہیں جن پر گوشہ شائع کیا گیا۔ وسیم مینائی متعدد ادبی مذہبی اور سماجی تنظیموں سے بھی وابستہ ہیں۔ 'حیات و خدمات کاؤنسل' کانپور کے صدر اور شاہجہاں پور کی قدیمی اور باوقار انجمن 'انجمن شعر و ادب' شاہجہاں پور رجسٹرڈ کے جنرل سکریٹری ہیں۔ وسیم مینائی 'بزم فکر و فن' ممبئی، ہفتہ روزہ 'بدر اولیا' کلکتہ، ماہ نامہ 'محفل صنم' دہلی، سہ ماہی 'حضرت بلال' کلکتہ کی مجلس مشاورت سے بھی وابستہ ہیں۔ اہل علم حوالوں میں بھی ان کا ذکر کرنے لگے ہیں جلد ہی ان کا شعری مجموعہ 'حرف ندا' منظر عام پر آنے والا ہے۔ وسیم مینائی کی ادبی اور فنی صلاحیتوں کا اعتراف ملک اور بیرون ملک کے بہت سے ادیبوں، نقادوں اور شاعروں نے کیا ہے۔ عمائدین شہران کی ادبی کاوشوں کو خوب سراہتے ہیں اور انہیں سر آنکھوں پر بٹھاتے ہیں۔ یہی نہیں وسیم مینائی کے مخالف بھی ان کی ادبی کاوشوں کا اعتراف کرتے ہیں اور ان کی شعری، نثری اور صحافتی خدمات کے اعتراف میں مضامین لکھ کر رسائل میں شائع کراتے ہیں۔

حمد باری تعالیٰ

چاند تاروں میں ترا ہی نور ہے
نور سے تیرے جہاں معمور ہے

دل میں رہ کر آنکھ سے مستور ہے
اتنا ہی نزدیک جتنا دور ہے

ذرّے ذرّے سے عیاں ہے تیرا حسن
دہر کی ہر شے میں تو مستور ہے

دیکھ کر تیری تجلّی کی جھلک
ہوش کھونے پر کوئی مجبور ہے

مالک و مختار تو ہے اے خدا
اور بندہ عاجزو مجبور ہے
کر سکے حمد وثنا تیری رقم
خاک کے پتلے کو کب مقدور ہے
دیتا ہے کیڑے کو پتھر میں غذا
یہ بھی رزاقی تیری مشہور ہے
سب کا رازق سب کا داتا ہے تو ہی
امر یہ ہر شخص کو منظور ہے
شادمانی کر عطا اس کو خدا
رنج و غم سے قلب جس کا چور ہے
اے خدائے پاک اس اسرار کو
تیرا ہر اک فیصلہ منظور ہے

★★★

نعتِ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

اے رحمتِ عالم مجھ پہ کرم اتنا تو خدارا ہو جائے
دیدار کی پیاسی آنکھوں کو دیدار تمہارا ہو جائے

اے سیدِ عالم شاہِ ہدیٰ جو دل سے تمہارا ہو جائے
محکوم بنے اس کی دنیا ہر شے پہ اِجارا ہو جائے

محبوبِ خدا کی مرضی ہی دراصل خدا کی مرضی ہے
سرکار جسے اپنا کہدیں اللہ کو پیارا ہو جائے

جو شخص تلاطم میں دل سے آقا کو پکارے بہرمدد
ایماں ہے ہمارا خود پیدا طوفاں میں کنارا ہو جائے

مر جائے تمہارے عشق میں جو مل جائے بقا اس انساں کو
اچھوں سے کہیں اچھا ہو جو بیمار تمہارا ہو جائے

کہتی ہے حدیثِ مصطفوی حقدار وہ جنّت کا ہوگا
جس شخص کی آنکھوں کو ان کے روضے کا نظارا ہو جائے

میدانِ قیامت میں عاصی رہ رہ کے یہی کہتے ہونگے
آقا کا اشارہ ہو جائے تو کام ہمارا ہو جائے

انگشتِ مبارک کا اپنی سرکار اشاراکردیں اگر
ڈوبا ہوا سورج لوٹ آئے اور چاند دو پارا ہو جائے

دنیا میں نبی کی مدحت کا اسرؔار کو جو بخشا ہے شرف
اللہ شرف یہ عقبیٰ میں بخشش کا سہارا ہو جائے

حشر میں پروانۂ بخشش جو نام آیا مرے
یہ کرم سرکار کا کس درجہ کام آیا مرے
یک بہ یک خم ہو گئی فرط عقیدت سے جبیں
دل میں جب انکا خیالِ احترام آیا مرے
جب کسی نے مجھ سے پوچھا کون حامی ہے تیرا
بر ملا سرکار کا ہونٹوں پہ نام آیا مرے
میں یکایک تیرگی سے روشنی میں آ گیا
جب تصور میں رخِ خیرالانام آیا میرے
جب پکارا گرمیِ محشر میں میں نے العطش
ہاں چھلکتا ہاتھ میں کوثر کا جام آیا مرے
اسوۂ آقا کی مجھ کو یاد فوراً آ گئی
ذہن میں جب بھی خیالِ انتقام آیا مرے
کہہ دیا اسرار وہ ہیں شافعِ روزِ جزا
نام نامی لب پہ جن کا صبح و شام آیا مرے

★★★

جس طرف بھی آپ کی چشمِ عنایت ہو گئی
اس طرف اللہ کی بھی خاص رحمت ہو گئی
جس پہ سرکار دو عالم کی عنایت ہو گئی
ہو گیا وہ جنّتی اور اس کی جنّت ہو گئی
جانتا تھا کون تجھکو دو جہاں میں غارِثور
تیری شہرت میرے آقا کی بدولت ہو گئی
لائقِ بخشش کہاں اعمال تھے روزِ جزا
وہ تو یہ کہیئے کہ آقا کی عنایت ہو گئی
پہلوئے سرکار میں پاکر جگہ بعدِ وصال
حضرتِ صدیق کی ثابت رفاقت ہو گئی
ہو گیا حقدار جنّت وہ غلامِ مصطفٰے
روضئہ پر نور کی جس کو زیارت ہو گئی
حشر میں اسرار بس اس کا ہی بیڑا پار ہے
احمدِ مختار کی جس پر عنایت ہو گئی

★★★

سر محفل انہیں کی نعت اقدس میرے لب پر ہے
خدا کے بعد جن کا مرتبہ ہر اک سے بڑھ کر ہے
غذا ہے جو کہ روٹی اور چٹائی ان کا بستر ہے
یہ ان کا فقر ہے جن کی حکومت کل جہاں پر ہے
لگائے زخم پتھر مار کر گو اہلِ طائف نے
دعا گو ان کے بھی حق میں مگر محبوبِ داور ہے
ہمارے واسطے درسِ قناعت ہے اگر سمجھیں
شکم پر سرورِ کونین نے باندھا جو پتھر ہے
وہاں سے ہے بہت آگے رسائی میرے آقا کی
جہاں جانے سے قاصر حضرتِ جبریل کا پر ہے
سمجھ میں کیا کسی کے آئے یہ اسرار الفت کا
مدینہ ہے میرا دل یا مدینہ دل کے اندر ہے

★★★

محشر میں عاصیوں کی بہر سو قطار ہے
سرکارِ دو جہاں کا انھیں انتظار ہے
یادِ نبی سے دل میرا باغ و بہار ہے
ہر لمحہ زندگی کا بہت خوشگوار ہے
نعتِ رسول کہنے کی توفیق دی مجھے
کس درجہ مجھ پہ رحمتِ پرور دگار ہے
آنکھوں میں دیدِ روضۂ اقدس کا ہے غرور
دل میں شراب حبّ نبی کا خمار ہے
ہم ہیں گناہگار مگر پھر بھی آپ کی
رحمت کے آسرے پہ ہی دل کو قرار ہے
تقویٰ و زہد کچھ نہیں بخشش کے واسطے
سرکار کے کرم پہ ہی دارومدار ہے
والّیل والضّحیٰ سے یہ اسرار ہے عیاں
سرکار ہی سے رونقِ لیل ونہار ہے

★★★

سرورِ جاودانی ہے بہارِ نور و نکہت ہے
مری نظروں میں طیبہ کا نظارہ ہے کہ جنّت ہے
بنایا اُمّتی حق نے جو سرکارِ دو عالم کا
ہمارے واسطے یہ باعث فخر و مسرّت ہے
جلا سکتی نہیں اس کو یقیناً نارِ دوزخ بھی
محمد مصطفےٰ صلّی علیٰ سے جس کو نسبت ہے
خدارا خواب سے بیدار ہو جاؤ مسلمانو
تمہارے ہوش میں آنے کی اب بیحد ضرورت ہے
انہیں کے واسطے رب نے بنائے عالمِ امکاں
شہنشاہِ مدینہ باعث تکوینِ خلقت ہے
عدو کی گالیاں سن کر بھی اس پر رحم فرمایا
شہنشاہِ دو عالم کی بڑی پاکیزہ سیرت ہے
پہنچ کر روضۂ اقدس پہ ہو جائے فدا تم پر
مرے مولا دلِ اسرؔار کی بس اتنی حسرت ہے

★★★

جس کے دل میں شہ بطحا کی محبت ہی نہیں
اس کی تقدیر میں اللہ کی رحمت ہی نہیں

زندگانی میں تجھے پاس شریعت ہی نہیں
اس لئے آج مسلماں تری عزّت ہی نہیں

مرے سرکار بلا لیجئے طیبہ مجھ کو
اس تمنّا کے سوا اور کوئی حسرت ہی نہیں

جیسے تم ہو میرے سرکار نہیں کوئی نبی
جیسی اُمّت ہے تمہاری کوئی اُمّت ہی نہیں

بولے سدرہ پہ یہ جبریل مرے آقا سے
اور آگے میں چلوں اس کی اجازت ہی نہیں

جس نے بھی دیکھا تمہیں اس نے خدا کو دیکھا
تم سے اچھی کوئی کونین میں صورت ہی نہیں

یہ تو اسرؔار کرم اُن کا لکھالیتا ہے
ورنہ میں نعت لکھوں یہ مری قدرت ہی نہیں

جو دل سے چاہتا ہے مصطفیٰؐ کو
ہے وہ بندہ بہت پیارا خدا کو

پسر ماں باپ کو پیارا ہو جیسے
ہے پیارا اُمّتی یوں مصطفیٰؐ کو

کرو سرکار کی پہلے اطاعت
اگر رکھنا ہے راضی کبریا کو

رسولِ پاک سے نسبت کے باعث
ملی ہیں شہرتیں غارِ حرا کو

ہے اہلِ بیت سے لازم محبت
غلامانِ محمد مصطفیٰؐ کو

کیا اسلام زندہ جس نے اسرارؔ
سلام اُس وارثِ شیرِ خدا کو

★★★

ہر اک ولی کا رہا رابطہ مدینے سے
شرف جسے جو ملا وہ ملا مدینے سے

مجھے یقیں ہے شرف پاؤں گا حضوری کا
پیام لائے گی بادِ صبا مدینے سے

ہمارا جسم یہاں ہے یہ اور بات مگر
ہماری روح کا ہے رابطہ مدینے سے

ہیں یوں تو اور بھی قدرت کے شاہکار مگر
کوئی بھی شہر نہیں خوشنما مدینے سے

ہر اک کا حال پتہ ہے ہر ایک منگتا کو
بغور دیکھتے ہیں مصطفٰے مدینے سے

دعائے سرورِ عالم سے کامراں لوٹا
گیا تھا بدر کو جو قافلہ مدینے سے

غمِ جدائی میں وہ اشکبار تھا اسرآر
وطن کی سمت جو حاجی چلا مدینے سے

★★★

ازل سے آپ ہیں محبوبِ رحماں یا رسول اللہ

ابد تک آپ ہیں رحمت بداماں یا رسول اللہ

فقط ہیں آپ ہی شاہِ رسولاں یا رسول اللہ

ہوا ہے آپ پر نازل یہ قرآں یا رسول اللہ

بنائے ہر دو عالم آپ ہی کی ذاتِ اقدس ہے

ہے روشن آپ ہی سے بزم امکاں یا رسول اللہ

کسی کو بھی شرف معراج کا حاصل نہ ہو پایا

بنایا آپ ہی کو رب نے مہماں یا رسول اللہ

یہ مانا ہوں بہت شرمندہ میں اپنے گناہوں پر

مگر ہوں آپ کی رحمت پہ نازاں یا رسول اللہ

تمہارا روئے زیبا دیکھتے ہی دم نکل جائے

کبھی ہو کاش میرا پورا ارماں یا رسول اللہ

یہ اَسرارِ حزیں مدّت سے ہے دیدار کا طالب

دکھا دو خواب ہی میں روئے تاباں یا رسول اللہ

گرد جبریلِ امیں نے بھی نہ پائی آپ کی
عرش اعظم سے بھی آگے ہے رسائی آپ کی

دوریٔ منزل کا پھر احساس تک جاتا رہا
جب سفر میں مجھ کو آقا یاد آئی آپ کی

دو جہاں میں کس کی طاقت جو گھٹا پائے بھلا
آپ کے رب نے ہی جب عظمت بڑھائی آپ کی

قبر میں حل ہو گیا اُن کے سوالوں کا جواب
نعت میں نے جب فرشتوں کو سنائی آپ کی

اس میں ہے اسرارؔ کیا جس کو سمجھ پائیں نہ لوگ
جب خدا ہے آپ کا ساری خدائی آپ کی

★★★

کاش نیند آئے مجھے بابِ حرم کے آگے
اور پھر آنکھ کھلے باغِ ارم کے آگے

نعت سرکارِ دوعالم جو میں لکھتا ہوں کبھی
نیکیاں چلتی ہیں اس وقت قلم کے آگے

کُل خدائی پہ کرم کرنا ہے ان کی عادت
نیک و بد کی نہیں کچھ شرط کرم کے آگے

آپ کے آنے سے انساں نے خدا کو جانا
ورنہ سر اپنا جھکاتا تھا صنم کے آگے

جیسے اسرارؔ سمندر کے مقابل قطرہ
ایسی ہے میری طلب ان کے کرم کے آگے

عالم ہے تابناک رسالت مآب سے
اِفشا ہوا یہ راز خدا کی کتاب سے

دنیا میں یوں تو آئے ہزاروں نبی مگر
افضل ہوا نہ کوئی رسالت مآب سے

یٰسیں کہیں قرآن میں، طٰہٰ کہیں کہا
حق نے نوازا آپ کو اعلیٰ خطاب سے

جو دیکھ کر شبیہِ نبی یا نبی کہے
پائے گا وہ نجات لحد کے عذاب سے

صدّیق اور عمر کے سوا کس کو بعدِ مرگ
قربت ہوئی نصیب رسالت مآب سے

اسرؔار دو جہاں میں ہو مشہور اے خدا
مدّاحِ مصطفٰے کے مبارک خطاب سے

★★★

بنایا حق نے آئینہ تمہیں خلق و محبت کا
سکھایا ہے زمانے کو سبق تم نے اخوت کا
شجر بھی حکم کی تعمیل میں دوڑے ہوئے آئے
پڑھا مٹھی میں کنکریوں نے بھی کلمہ شہادت کا
براتی اُمّتی اور اولیا ہونگے قیامت میں
بنایا جائے گا آقا کو جب دولہا شفاعت کا
شب معراج ہو چاہے وہ آغوشِ حلیمہ ہو
رہا ہر دم خیال ان کو گنہگارانِ اُمّت کا
قمر بھی شق ہوا اور ڈوبا سورج بھی پلٹ آیا
اشارا جب ہوا آقا کی انگشتِ شہادت کا
تمہارے نور کی ضو سے دو عالم کیوں نہ ہوں روشن
تمہارا نور جب اک جزو ہے نورِ حقیقت کا
تمنّا ہے الٰہی جب کبھی ہو نزع کا عالم
لبِ اسرارؔ پر جاری رہے کلمہ شہادت کا

★★★

آقا کے غلاموں کی زبانوں میں اثر ہے

وہ شام کو کہہ دیں کہ سحر ہے تو سحر ہے

کب دیکھنے والے کو رہی اپنی خبر ہے

جب گنبد خضریٰ پہ گئی اس کی نظر ہے

ہر مہکی ہوئی راہ پتہ دیتی ہے ہم کو

سرکارِ دو عالم کی یہی راہ گزر ہے

وہ حسن و جمال آپ کو بخشا ہے خدا نے

خورشید ہے مجوب تو شرمندہ قمر ہے

اللہ کے محبوب پہ روشن ہے سبھی کچھ

وہ ہیں تو مدینے میں ، دو عالم کی خبر ہے

وہ شام کا منظر ہو کہ ہو صبح کا منظر

جو منظر طیبہ ہے وہ اک خلدِ نظر ہے

ہر سمت ہیں اسرآر درودوں کی صدائیں

یہ نعتِ رسول آج سنانے کلا اثر ہے

★★★

ایک اک حرف نصیحت کے لئے کافی ہے
رَب کا قرآن ہدایت کے لئے کافی ہے
اک مسلماں کا فقط صاحب ایماں ہونا
عام انساں سے فضیلت کے لئے کافی ہے
للہ الحمد ہوں اُمّت میں نبی کی شامل
یہ مری خوبیٔ قسمت کے لئے کافی ہے
زندگی بھر کے لئے آپ کی اعلیٰ سیرت
اہلِ دانش کو ہدایت کے لئے کافی ہے
ان کو منظور جو ہو جائے تو مدحت ان کی
حشر میں میری شفاعت کے لئے کافی ہے
پہلوئے پاک میں صدّیق رضؓ و عمرؓ کا ہونا
ان کی تصدیقِ رسالت کے لئے کافی ہے
ہاں وہ کھانا جسے سرکار نے چکھا اسرارؔ
ساری دنیا کی ضیافت کے لئے کافی ہے

★★★

تخیّل کا ہمارے جہاں اختتام ہے

وہ ابتدائے عظمتِ خیر الانام ہے

آنکھوں میں اشک طیبہ کے جلوے نگاہ میں

نعتِ رسول کہنے کا یہ اہتمام ہے

اللہ کی رضا ہے تمہاری رضا حضور

اللہ کا کلام تمہارا کلام ہے

ہر صبح ہے حسین تو ہر شام خوشگوار

جس کو ثنائے سرورِ عالم سے کام ہے

اندازہ کس کو رفعت و عظمت کا ہو بھلا

عرشِ بریں جب آپ کے ہی زیرِ گام ہے

اسرارؔ یہ عیاں ہوا سارے جہان پر

مرضی خدا کی مرضیٔ خیر الانام ہے

★★★

سرکارِ دو عالم کا جو بھی دنیا میں ثنا خواں ہو جائے

عقبیٰ کا ہر اک مشکل رستہ اس شخص کو آساں ہو جائے

اُمّت پہ کرم اب اتنا تو اُمّت کے نگہباں ہو جائے

جو ہم کو پریشاں کرتا ہے وہ خود ہی پریشاں ہو جائے

محبوبِ خدا کی مرضی ہی دراصل خدا کی مرضی ہے

سرکار مرے جو فرمائیں اللہ کا فرماں ہو جائے

جو شخص غلامِ سرورِ دیں ہو جائے بصد اخلاصِ دلی

دعویٰ ہے مرا اس کی تابع خود گردشِ دوراں ہو جائے

اسؔرار کسی دن خواب ہی میں دیدار نبی حاصل ہو اگر

دنیا بھی منوّر ہو جائے، بخشش کا بھی ساماں ہو جائے

★★★

سدا نعتِ اقدس لکھا کیجئے گا
ہمہ وقت ذکر خدا کیجئے گا

جہاں نامِ سرکار آئے زباں پر
درودِ مبارک پڑھا کیجئے گا

مجھے موت آئے دیارِ نبی میں
مرے حق میں بس یہ دعا کیجئے گا

نہایت نوازا ہے دنیا میں ہم کو
وہاں بھی ہمارا بھلا کیجئے گا

پریشاں ہے اسرار اسے بعد مُردن
سکونِ مکمّل عطا کیجئے گا

★★★

جب ان کے لب پہ تبسّم مچل کے آیا ہے
اندھیرا نور کے سانچے میں ڈھل کے آیا ہے
ہر اک مرض سے وہ محفوظ ہے بحمد اللہ
جو خاک روضے کی چہرے پہ مل کے آیا ہے
وہ ایک اشک ہی کافی ہے میری بخشش کو
فراق میں جو نبی کے نکل کے آیا ہے
کبھی اشارے سے ان کے قمر ہوا دو نیم
کبھی چھپا ہوا سورج نکل کے آیا ہے
کسی نے پوچھا کہ اسرؔار کون ہے حامی
لبوں پہ نامِ محمد ﷺ مچل کے آیا ہے

★★★

جب بھی خوش رنگ مناظر پہ نظر جاتی ہے
آ کے وہ گنبد خضریٰ پہ ٹھہر جاتی ہے

ملتفت رحمتِ حق ہوتی ہے اس کی جانب
آنکھ اشکوں سے ندامت کے جو بھر جاتی ہے

درس لیں حضرتِ حسّان سے اب کے شاعر
زندگی نعت کے صدقے میں سنور جاتی ہے

وہی کہلاتی ہے اس عمرِ رواں کا حاصل
ذکر سرکار میں ساعت جو گزر جاتی ہے

ان کے ہونٹوں پہ جب آتا ہے تبسّم شب میں
کہکشاں رات کے دامن پہ بکھر جاتی ہے

ان کی تعظیم کو معراج کی شب میں اسرارؔ
گردشِ وقت بھی تا دیر ٹھہر جاتی ہے

★★★

حق تعالیٰ کرے جن کی مدحت بیاں ان کی تعریف میں بینوا کیا کروں
پورا قرآن ہو جن کی توصیف میں ان کی عظمت بیاں میں بھلا کیا کروں
رب نے بخشا انہیں علم ماکان ہے اور چودہ طبق ان پہ روشن کیے
ان کو معلوم ہے جس کے جو دل میں ہے ان کے دربار میں التجا کیا کروں
دیں گے سرکار اذنِ حضوری مجھے دل میں ارماں سجائے تھا میں اس برس
رہ گیا آہ روتا ہوا ہند میں چھوڑ کر چل دیا قافلہ کیا کروں
مجھ پہ بے پایاں احساں ہیں سرکار کے ایسے داتا سخی ہیں مرے مصطفٰے
پورا کرتے ہیں وہ بے طلب مدّعا میں دعا بھی کروں تو دعا کیا کروں
بے سہاروں کا ہیں آپ ہی آسرا اور غلاموں کا کوئی نہیں دوسرا
ہے سہارا فقط آپ کا ہی مجھے اہلِ دنیا کا میں آسرا کیا کروں
واصفِ مصطفٰے ہوں بفضل خدا میرا سرمایۂ آخرت نعت ہے
مجھکو دنیا کی دولت نہیں چاہیے ہوگا کوئی غنی وشہا کیا کروں
بزم نعتِ رسول خدا ہو سجی اور اسرار اس میں ہو نغمہ سرا
کہ رہے ہوں ملک مرحبا مرحبا جو جلے دشمنِ مصطفٰے کیا کروں

★★★

میرے سرکار ہیں روتوں کو ہسانے والے
لبِ جاں بخش سے مردوں کو جلانے والے
آپ جیسا نہ کوئی آیا نہ آئے گا کبھی
گو زمانے میں بہت آئے ہیں آنے والے
کوئی تفریق نہیں شاہ و گداکی اس میں
فیض سب پاتے ہیں سرکار سے پانے والے
آپ کی چشمِ کرم درد کا درماں ہے مرے
نام لیوا کو ہر آفت سے بچانے والے
اپنے اسرارؔ پہ بھی سایۂ رحمت رکھنا
بن کے رحمت کی گھٹا دہر پہ چھانے والے
آپ کا در ہے وہ جس در پہ بصد عجز و نیاز
جبہہ سائی کے لئے آئے زمانے والے

★★★

خیالِ مصحفِ روئے نبی جب دل میں آیا ہے
جمالِ سیّدِعالم سے ہر دل جگمگایا ہے
بفیضِ سرورِ عالم شرف یہ ہم نے پایا ہے
کلامِ پاک نے خیرالامم اِن کو بتایا ہے
کبھی کبھی دوریٔ منزل نے کب اس کو ستایا ہے
غم عشق نبی کو ہمسفر جس نے بنایا ہے
درِ اقدس پہ پہنچا ہے سوالی بن کے جو منگتا
مرادوں سے وہ اپنا خالی دامن بھر کے لایا ہے
تمہیں تو ہو بنائے ہر دوعالم یا رسولاللہ
تمہارے واسطے کونین کو رب نے سجایا ہے
نہیں ہے منحصر شمس و قمر اور عرش وکرسی پر
تیرے جلووں سے آقا سارا عالم جگمگایا ہے

★★★

مرے سرکار دو عالم میں تم بے مثل و یکتا ہو
یقیناً غیر ممکن ہے کہ تم سا کوئی پیدا ہو
مدینہ مستقر ہو کاش صورت ایسی پیدا ہو
کہ صبح و شام نظارا مزارِ مصطفٰے کا ہو
تمہیں ہو مطلع انوار حق اے سیّد عالم
تمہیں تو مظہرِ ذاتِ خدا وندِ تعالٰی ہو
تقاضائے جبیں شوق ہے فرطِ مسرت میں
وہیں سجدہ کرینگے ہم جہاں تم جلوہ فرما ہو
ہے تفسیر حروفِ کن فیکون آپ کی ہستی
سجے گا جس کے سر تاجِ شفاعت تم وہ دولہا ہو
بھری ہیں جھولیاں بے مانگے تم نے ہر سوالی کی
مجھے بھی صدقہ لالوں کا عطا اے میرے آقا ہو
برا ہے اہل دنیا کی نظر میں لیکن اے آقا
سر محشر نہ یہ اسرار عاصی خوار و رسوا ہو

★★★

جب کوئی ابتدا کیجئے
لے کے نامِ خدا کیجئے
کام اچھے سدا کیجئے
کارِ بد سے بچا کیجئے
ذکرِ سرکار جس وقت ہو
بس درودیں پڑھا کیجئے
جو لٹیرے ہیں ایمان کے
ان سے بچ کر رہا کیجئے
میرے سرکار اسرارؔ کے
درد و غم کی دوا کیجئے

★★★

ان کی امّت میں ہوئے پیدا یہ ہم کو ناز ہے
مرحبا کتنا مبارک زیست کا آغاز ہے

بے زباں گویا ہوں تصدیقِ رسالت کے لئے
مرحبا صلّی علیٰ یہ آپ کا اعجاز ہے

سب سے اوّل تھے مگر تشریف لائے سب کے بعد
اس حکیم لَم یَزَل کا اس میں بھی اک راز ہے

لن ترانی کہہ دیا موسیٰ کے حق میں طور پر
خود بلایا عرش پر یہ آپ کا اعزاز ہے

کاش مل جاتا ہمیں بھی سر پہ رکھنے کے لئے
زینتِ عرشِ معلیٰ جو کہ پائے ناز ہے

آج حاصل ہے تجھے یہ مرتبہ اے غارِ ثور
تیرے اندر مصطفےٰ اور ان کا اک ہمراز ہے

رب نے نعتِ مصطفےٰ کہنے کا بخشا ہے شرف
مجھ کو اے اسرارؔ اُس کی اِس عطا پر ناز ہے

★★★

جہاں مِلک ہے رغبت چٹائی چادر سے
ہیں ہیچ مخملی گدّے نبی کے بستر سے

تمہاری دید کی جو تشنگی میں مرتے ہیں
پئیں گے جام وہ بھر بھر کے حوضِ کوثر سے

بھری ہیں جھولیاں سائل کی خود کیۓ فاقے
جہاں درس لے ان کے شکم کے پتّھر سے

خدا گواہ کہ سر آنکھوں پر ہوئی تسلیم
ہر ایک بات جو نکلی لبِ پیمبر سے

اسی کو مل گئیں دونوں جہان کی خوشیاں
غمِ رسول جسے مل گیا مقدّر سے

یہ اور بات کہ اس کو بقدرِ ظرف ملا
مگر نہ کوئی بھی خالی پھرا ترے در سے

میں ہوں غلامِ غلامانِ مصطفٰے اسرؔار
کوئی ملا لے مقدّر مرے مقدّر سے

رسولِ مکرّم کی آنکھوں کے تارے
حسین و حسن فاطمہ کے دلارے
کوئی دسترس سے نہیں ان کی باہر
ہیں حاصل انہیں اختیارات سارے
نبی کے کرم سے یہ اُمّت کی کشتی
چلی جا رہی ہے کنارے کنارے
حبیبِ خدا کی ہی تعریف میں ہیں
کلامِ الٰہی کے یہ تیس پارے
نبی کے کرم کا یہ اعجاز دیکھو
کہ صحرا میں فردوس کے ہیں نظارے
وہی کہکشاں بن کے چمکے فلک پر
تری راہ میں بچھ گئے تھے جو تارے
تمنّائے اسرارؔ ہو جائے پوری
بلا لیں جو آقا کبھی اپنے دوارے

★★★

بھلا خائف ہوں کیوں خورشید محشر کی تمازت سے
نوازے جائیں گے ہم سایۂ دامانِ رحمت سے
محبت ان کی ایمانِ مکمّل ہے کھلا ہم پر
ابوبکر وعمر عثمان وحیدر کی روایت سے
خدا نے خیرِ امّت اس کو فرمایا ہے قرآں میں
نہیں افضل کوئی امّت مرے آقا کی امّت سے
زہے قسمت ہوئے سرکار کی امّت میں ہم پیدا
نوازا ہے خدا نے ہم کو اپنی خاص رحمت سے
کوئی ماں اتنی الفت اپنے بچّوں سے نہیں کرتی
مرے آقا کو ہے جتنی محبّت اپنی امّت سے
سلیقے سے سوالی بن کے تم دامن تو پھیلاؤ
سوا دیتے ہیں آقا اپنے منگتا کو ضرورت سے
تعالےٰ اللہ ہے اسرار دل میں الفت آقا
نہ ہم سے دور ہے جنت نہ ہم ہیں دور جنت سے

★★★

حشر میں دیکھو وہ سرکار نظر آتے ہیں
اپنی بخشش کے اب آثار نظر آتے ہیں
نزع ہو قبر ہو محشر ہو ہمارے آقا
اپنی امّت کے طرفدار نظر آتے ہیں
دولتِ عشق نبی ہے یہ ہماری میراث
خود کو ہم اس لئے زردار نظر آتے ہیں
یہ قدومِ شہِ لولاک کا صدقہ ہے ہمیں
مہرومہ آج ضیا بار نظر آتے ہیں
کچھ غریبوں کی ہی تخصیص نہیں اس در پر
سرنگوں دہر کے سردار نظر آتے ہیں
باالیقیں خلد کا حقدار وہی ہوتا ہے
خواب میں جس کو بھی سرکار نظر آتے ہیں
خود بھی آتے ہیں نبی ذکرِ نبی میں لیکن
اپنی آنکھوں کو نہ اسرار نظر آتے ہیں

★★★

ان کی مدحت کے گن گانا کتنا اچھا لگتا ہے

ہوتے ہوئے یہ کام پرانا کتنا اچھا لگتا ہے

پیارے نبیﷺ کا اسمِ گرامی سچّے دل سے لینے پر

اپنے ہوٹوں کا مل جانا کتنا اچھا لگتا ہے

تنہائی میں بطحا کے دیدار کی خواہش دل میں لئے

ہجر نبی ﷺ میں اشک بہانا کتنا اچھا لگتا ہے

نعتِ نبیﷺ کہنے کے لئے اور نعتِ نبیﷺ لکھنے کے لئے

لفظوں کو لفظوں سے ملانا کتنا اچھا لگتا ہے

بارہ ربیع الاوّل کو ہر سال رسولِ اکرم کی

پیدائش کا جشن منانا کتنا اچھا لگتا ہے

سونے والو جلدی جاگو سونے سے بہتر ہے نماز

روز موذّن کا بتلانا کتنا اچھا لگتا ہے

اپنے نبیﷺ سردارِ نبی ہیں اس باعث اسرارؔ ہمیں

اُمّتی آقا کا کہلانا کتنا اچھا لگتا ہے

عشقِ رسولِ پاک میں دل مبتلا تو ہے
جنت میں میرے جانے کا یہ راستہ تو ہے
میں اپنی مفلسی کا کروں شکوہ کس طرح
مجھ کو خدا نے صاحب ایماں کیا تو ہے
مانا عمل تو لائق بخشش نہیں مگر
آقا ہمارا شافعِ روزِ جزا تو ہے
رضوان تیری خلد میں کیا چیز ہے بتا
طیبہ میں جلوہ گاہِ رسولِ خدا تو ہے
کیوں اتنے فکر مند ہو بخشش کے واسطے
اللہ نے حبیب سے وعدہ کیا تو ہے
یہ بات اور ہے اسے دیکھا نہیں مگر
دل میں ہمارے عظمتِ غارِ حرا تو ہے
اسرآر شاعری میں غزل کی دھرا ہے کیا
نعتِ رسول روح کی اپنی غذا تو ہے

★★★

اس شہر کی عظمت کو کیا کوئی سمجھ پائے
جس شہر مقدّس کی اللہ قسم کھائے

جو وحی کی صورت میں جبریل امیں لائے
ارشادِ خدا وندی دنیا میں وہ کہلائے

آقا نے دعاؤں سے ان کو بھی نوازا ہے
پتھر مرے آقا پر جن لوگوں نے برسائے

ہر سمت زمانے میں اپنا ہی اجارہ تھا
سرکار کی سنّت کو جب تک تھے ہم اپنائے

اس شخص کے ملنے کا فردوس ٹھکانا ہے
طیبہ کے بیاباں میں واللہ جو کھو جائے

کافی ہیں بجھانے کو وہ آگ جہنّم کی
آنسو غمِ اُمّت میں آقا نے جو برسائے

محبوب و محبّ نے کیں کیا باتیں شب اسریٰ
ممکن نہیں انساں یہ اسرار سمجھ پائے

★★★

رجعتِ شمس شق القمر دیکھئے
ان کے تابع ہیں شام و سحر دیکھئے
سدرۃ المنتہٰی سے بھی آگے گیا
اللہ اللہ شانِ بشر دیکھئے
دل میں رہتا ہے ہر دم خیالِ نبی
میرا ہر لمحہ ہے معتبر دیکھئے
مانگئے شاہِ دیں کے توسّل سے آپ
پھر دعاؤں میں اپنی اثر دیکھئے
منظرِ خلد اسرار آئیں نظر
شہرِ طیبہ میں جا کے جدھر دیکھئے

★★★

کفر کی ظلمت چھٹی عالم درخشاں ہو گیا
ان کے کیا آئے قدم صحرا گلستاں ہو گیا

میں جو سرکارِ دو عالم کا ثنا خواں ہو گیا
کتنا اچھا یہ مری بخشش کا ساماں ہو گیا

کس نے دنیا میں بہائے اشک اُمّت کے لئے
کون محشر میں سیہ کاروں کا پرساں ہو گیا

جب طلاطم میں پکارا کیجئے آقا مدد
بڑھ کے خود طوفان کشتی کا نگہباں ہو گیا

سنگریزوں نے گواہی دی مرے سرکار کی
جو پشیماں کرنے آیا تھا پشیماں ہو گیا

آ گئے اس کی غلامی میں سلاطینِ جہاں
جو حقیقت میں غلامِ شاہِ ذیشاں ہو گیا

جب ہوئی اسرار آقا کی نگاہِ التفات
میری قسمت کا ستارا پھر درخشاں ہو گیا

عظیم اس واسطے غارِ حرا ہے
عبادت گاہِ ختم الانبیا ہے

درِ آقا پہ جو سائل گیا ہے
طلب سے بھی سوا اس کو ملا ہے

خدا کا نام لکھا ہے جہاں پر
وہیں پر نامِ احمد بھی لکھا ہے

نبی کا ہے مقام اس سے بھی آگے
جہاں روح الامیں کی انتہا ہے

کرو صلّی علیٰ کا ورد ہر دم
وظیفہ بس یہی سب سے بڑا ہے

کہوں میں ان سے کیا حالِ پریشاں
مرے سرکار کو سب کچھ پتا ہے

جہاں اسرؔار ہے ان کی رسائی
وہاں پہنچی کوئی فکرِ رسا ہے؟

★★★

جو یادِ آقا میں پلکوں پہ جل رہے ہیں دیے
وسیلۂ حشر میں بخشش کا ہیں ہمارے لئے
جو دیدِ آقا کی پہنچا ہے تشنگی لے کر
اسی نے کوثر و تسنیم کے ہیں جام پیے
یہ آرزو ہے کہ شہرِ نبی میں جب جاؤں
تو اشک آنکھوں میں ہونٹوں پہ نعتِ پاک لئے
کسی خوشی سے وہ لذّت نہ ہو سکی حاصل
مزے جو دردِ غمِ ہجر مصطفٰے نے دیے
قسم خدا کی سر حشر رنگ لائے گا
دعائیں کرنا وہ ان کا ہر اُمّتی کے لئے
تمہارے نام کی برکت سے وہ رہے روشن
جلا کے رکھے تھے میں نے جو آندھیوں میں دیے
یہی ہے الفتِ آقا کا فلسفہ اسرؔار
انہیں کے غم میں مرے اور انہیں کے غم میں جیے

★★★

الٰہی زندگی اب یوں بسر ہو
انہیں کا ذکر ہو اور عمر بھر ہو
ہو شب کعبہ میں طیبہ میں سحر ہو
الٰہی سلسلہ یہ عمر بھر ہو
مرے سرکار کی مرضی جدھر ہو
مشیت ربِ اکبر کی اُدھر ہو
یقیناً داغ عصیاں کے دھلیں سب
جو ہجر مصطفٰے میں آنکھ تر ہو
وسیلہ دو محمد مصطفٰے ﷺ کا
اگر چاہو دعاؤں میں اثر ہو
وہ چاہیں تو بھکاری کو بلالیں
ضروری تو نہیں ہے اہلِ زر ہو
یہ ہے اسرؔار بحر عشقِ آقا
جو اس میں ڈوب جائے وہ امر ہو

★★★

میرے آقا کے لئے ارشاد رب کا ہو گیا
ہو گیا جو بھی تمہارا وہ ہمارا ہو گیا

یہ تمازت دھوپ کی بیکار ہوکر رہ گئی
دامنِ سرکار کو سوچا تو سایا ہو گیا

بلیقیں حاصل ہوئی ہے اس کو معراجِ حیات
شاہِ بطحا کے غلاموں کا جو شیدا ہو گیا

اللہ اللہ ہے حسیں کتنا مدینے کا خیال
سامنے آنکھوں کے ہر منظر سہانا ہو گیا

پڑھ لیا بو جہل کی مٹھی میں کلمہ آپ کا
سنگریزوں کا جہاں میں بول بالا ہو گیا

تیرگی ہی تیرگی پھیلی ہوئی تھی ہر طرف
آپ جب آئے اُجالا ہی اُجالا ہو گیا

نعت گوئی کا شرف جو مل گیا اسرار کو
یہ شرف ہی اس کی بخشش کا سہارا ہو گیا

★★★

لاکھ مجرم ہیں خطا کار ہیں بدکار ہیں ہم
اُمّتی آپ کے اے سیّدِ ابرار ہیں ہم

سرورِ دین و صحابہ ہی نہیں غوث بھی ہیں
کون کہتا ہے کہ بے یار و مدد گار ہیں ہم

جز تری دید کے کوئی بھی نہیں جن کا علاج
اے مسیحائے زماں تیرے وہ بیمار ہیں ہم

شاہِ بطحا نے ہمیشہ رکھا غیروں کا خیال
ہر نفس اپنے ہی مطلب کے پرستار ہیں ہم

ہم کو اللہ نے ایمان کی دولت بخشی
کون سے منھ سے کہیں مفلس و نادار ہیں ہم

حرف آ جائے جو ناموس رسالت پہ کبھی
دین کی آن پہ کٹ مرنے کو تیار ہیں ہم

دہر میں سرورِ عالم کی غلامی کے سبب
جس کو ہم خود نہ سمجھ پائے وہ اسرارؔ ہیں ہم

★★★

ملے جو گنبدِ خضریٰ کی روشنی نوری
تو میری دل کی بھی ہو جائے ہر گلی نوری
جو گزریں میرے شب وروز یادِ آقا میں
مری حیات کی ہو جائے ہر گھڑی نوری
وہ ایک شب جسے کہتے ہیں سب شبِ اسریٰ
مرے حضور کے صدقے میں ہو گئی نوری
اندھیرا قبر میں ہوگا کسی منافق کے
شبیہہ پاک سے ہوگی لحد مری نوری
مرے رسول کا پھر سایا کس طرح ہوتا
سراپا نور ہیں وہ ان کی زندگی نوری
انہیں کے نور کے صدقے میں آرہی ہے نظر
جہاں میں چاند ستاروں کی روشنی نوری
ہے غوث ونوری سے نسبت تجھے جو اے اسرار
اسی لئے تجھے کہتے ہیں قادری نوری

★★★

جہاں بھی ذکرِ شہِ ذی وقار ہوتا ہے
نزولِ رحمتِ پروردگار ہوتا ہے
نثار ہوتی ہے اس پر جہان کی ہر شے
جو جان و دل سے نبی پر نثار ہوتا ہے
میں ان کی نعت کے اشعار کہنے لگتا ہوں
جو میرا قلب کبھی بے قرار ہوتا ہے
وہ خارِ طیبہ کے بدلے نہ لے گا خلد کے پھول
غلام ان کا بڑا ہوشیار ہوتا ہے
انہیں کے در کا یہ اعزاز ہے زمانے میں
جسے وہ چاہیں وہی تاجدار ہوتا ہے
وہ وقت ان کی جو مدحت میں ہم گزارتے ہیں
وہ بندگی میں ہماری شمار ہوتا ہے
وہی ہے وحیِ الٰہی حقیقتاً اسرار
مرے حضور پہ جو آشکار ہوتا ہے

★★★

مجھے خود پر بھی ہوگا ناز ایسی موت آنے سے
غمِ عشقِ نبی میں کاش لگ جاؤں ٹھکانے سے

سکوں پاتا ہے دل اللہ کی رحمت برستی ہے
محمّد مصطفٰے کے ذکر کی محفل سجانے میں

خدا نے اس کی پاکی کا کیا ہے ذکر قرآں میں
نہیں افضل گھرانہ کوئی آقا کے گھرانے سے

نہیں تخصیص نیک وبد کی یا اپنے پرائے کی
زمانہ فیض پاتا ہے تمہارے آستانے سے

سرِ محشر عیاں ہو جائیگا اسرآر محشر کا
محمّد مصطفٰے کے حشر میں تشریف لانے سے

★★★

ہوئے پیدا امّت میں ہم مصطفٰے کی
ہوئی ہے عنایت یہ ہم پر خدا کی
جنھوں نے نبی سے ہمیشہ دغا کی
نبی نے سدا ان کے حق میں دعا کی
یہاں بھی حکومت وہاں بھی حکومت
مرے مصطفٰے کی مرے مصطفٰے کی
جو جس کو ملا ہے انہیں سے ملا ہے
ہوئی ہے نہ کس پر عطا مصطفٰے کی
جو کرتا ہے محبوب سے اس کے الفت
اسی پر ہے مخصوص رحمت خدا کی
ہیں والشّمس میں روئے روشن کے جلوے
ہے واللّیل تفسیر زلفِ دتا کی
یہ اسرار سمجھا ہی کب ہے کسی نے
حکومت نبی کی خدائی خدا کی

★★★

نظر کے سامنے جب روضۂ خیر الوریٰ ہوگا
مجھے خود بھی نہیں معلوم میرا حال کیا ہوگا

نرالی شان سے جنت میں اس کا داخلہ ہوگا
وہ جس کے سر میں سودائے شہید کربلا ہوگا

خدا کا فضل ہے مجھ پر غلامِ مصطفیٰ ہوں میں
وہاں بھی سر پہ دامانِ محمد مصطفیٰ ہوگا

مرے سرکار کو اللہ کا محبوب کہتے ہیں
انہیں محبوب جو ہوگا وہ منظورِ خدا ہوگا

مثالِ ماہیِ بے آب زندہ ہوں اسی دھن میں
کبھی تو مجھ کو دیدارِ مزارِ مصطفیٰ ہوگا

یہی عالم مرے دل کی لگی کا ہے تو دیکھو گے
مرا لاشہ مدینے کے بیاباں میں پڑا ہوگا

جلا سکتی نہیں اسرارؔ اس کو آگ دوزخ کی
نبی کی یاد میں جو شخص دنیا سے گیا ہوگا

★★★

رب کو پیاری ہے جن کی رضا آگئے
بن کے مرضئِ رب العلا آگئے
مرحبا مرحبا مصطفٰے آگئے
یعنی کونین کے نا خدا آگئے
اس جہاں سے ہوئیں دور تاریکیاں
جب سے دنیا میں شمش الضحٰی آگئے
ربِّ ھبلی کا ہونٹوں پہ نغمہ لئے
ہر گنہگار کا آسرا آگئے
وہ تو کہئے کہ بس خیریت ہو گئی
کام روزِ جزا مصطفٰے آگئے
مدحتِ مصطفٰے کا صلہ یہ ملا
خلد میں واصفِ مصطفٰے آگئے
نعت کے شعر اسرار جو بھی لکھے
کام اپنے وہ روزِ جزا آگئے

★★★

صدا مرحبا مرحبا کی ہوئی ہے
مرے لب پہ جب آئی نعتِ نبی ہے
زمیں بھی ہے شاداں فلک کو خوشی ہے
جو آقا کی دنیا میں آمد ہوئی ہے
مکمل جہاں میں وہی زندگی ہے
جسے دولتِ عشق آقا ملی ہے
کتابِ الٰہی جسے کہیے قرآں
یہ دولت انہیں کی بدولت ملی ہے
نہیں منحصر صرف انسان پر ہی
نبی کی ولادت پہ سب کو خوشی ہے
بری ہو گیا ہوں میں ہر ایک غم سے
سکوں بخش کتنا خیالِ نبی ہے
وہاں پر ہے اسرارؔ رحمت کی بارش
جہاں بزم ذکرِ رسالت سجی ہے

★★★

جو دنیا میں غلامِ احمد مختار ہو جائے
تو اس کی گردشِ دوراں بھی تابعدار ہو جائے
نبی کے سبز گنبد کا جسے دیدار ہو جائے
قسم اللہ کی جنت کا وہ حقدار ہو جائے
وہ جس سے روٹھ جائیں وہ ذلیل و خوار ہو جائے
جسے اپنا لیں بیشک خلد کا حقدار ہو جائے
الٰہی ہجر آقا میں مجھے موت اس طرح آئے
مرا دم اس طرف نکلے اُدھر دیدار ہو جائے
نمازِ مسجدِ اقصیٰ پڑھانے کا یہ مقصد تھا
نمایاں انبیاء پر رتبۂ سرکار ہو جائے
جسے بھی زندگی میں سربلندی کی تمنا ہو
تو وہ پہلے گدائے احمد مختار ہو جائے
ستائے گی اُسے کیا تشنگی اسرار محشر میں
مئے حب نبی پی کر جو دل سرشار ہو جائے

★★★

جنت لفظ و بیاں ہے نعت پاکِ مصطفےٰ
حور و غلماں کی زباں ہے نعت پاکِ مصطفےٰ

جس کا لکھنا بھی عبادت جس کا پڑھنا بھی ثواب
رحمتوں کا اک نشاں ہے نعت پاکِ مصطفےٰ

سارا عالم کر رہا ہے مدحت شاہِ امم
سب کا مقصودِ بیاں ہے نعت پاکِ مصطفےٰ

زیست کا مقصد مری عشقِ رسولِ پاک ہے
روح میں میری رواں ہے نعت پاکِ مصطفےٰ

اس کے اک اک لفظ میں پنہاں ہیں دفتر علم کے
ایک بحر بے کراں ہے نعت پاکِ مصطفےٰ

یہ کرم سرکار کا ہے جو بھی لکھ لیتے ہیں ہم
اپنے تو بس کی کہاں ہے نعت پاکِ مصطفےٰ

اس قدر اسرار ہوں دیوانۂ خیرالامم
ہر گھڑی وردِ زباں ہے نعت پاکِ مصطفےٰ

★★★

وجہ تخلیق دو عالم، نورِ یزداں آپ ہیں
شاہِ بطحا، شاہِ دیں شاہِ رسولاں آپ ہیں

مالکِ کون و مکاں فخر رسل مختار کل
جو بھی ہے تخلیق یزداں اس میں ذیشاں آپ ہیں

چارہ سازِ بیکساں ہیں غم زدوں کے غم گسار
سچ تو یہ ہے تاجدارِ جن و انساں آپ ہیں

آپ کو کہتا ہے قرآں رحمۃ اللعالمیں
در حقیقت شافعِ اربابِ عصیاں آپ ہیں

درمیاں جیسے ستاروں کے قمر آئے نظر
اس طرح سارے رسولوں میں نمایاں آپ ہیں

صورت و سیرت میں کوئی آپ کا ثانی نہیں
جس پہ ہے انسانیت نازاں وہ انساں آپ ہیں

میرے آقا کو بھلا اسؔرار غم سے کیا غرض
امّت عاصی کے غم میں بس پریشاں آپ ہیں

★★★

ذکر جاری ہے ازل سے شہ بطحا تیرا
تا ابد ہوتا رہے گا یونہی چرچا تیرا
تیرے ہی نور سے معمور ہے سارا عالم
چاندنی چاند میں سورج میں اُجالا تیرا
بے نواؤں کو اماں دامن اقدس میں ملی
بے سہاروں کو میسّر ہے سہارا تیرا
نارِ دوزخ کو بجھانے کے لئے کافی ہے
اپنی اُمت کے لئے اشک بہانا تیرا
لن ترانی سے دیا اس لئے موسیٰ کو جواب
طالب دید تھا اللہ تعالیٰ تیرا
قسم اللہ کی اللہ تعالیٰ کے بعد
کوئی بھی تو نہیں ہمسر ترا ہمتا تیرا
ذکر اقدس سے ملا کرتی ہے راحت دل کو
کیوں نہ اسرار کرے ذکر ہمیشا تیرا

★★★

جس نے بھی صدق دل سے کی مدحت رسولﷺ کی
ہوگی نصیب اس کو شفاعت رسولﷺ کی

صدیقؓ اور عمرؓ کا مقدر تو دیکھئے
بعد وصال بھی ملی قربت رسولﷺ کی

نبیوں میں جیسے افضل و اعلیٰ ہیں مصطفےٰ
ایسی ہی اُمتوں میں ہے امّت رسولﷺ کی

میرے لبوں پہ نعت رسول کریم ہو
جس وقت ہو لحد میں زیارت رسولﷺ کی

آنکھوں میں ہے بسی ہوئی طیبہ کی سرزمیں
دل میں مچل رہی ہے محبت رسولﷺ کی

سارے جہان سے ہے تخاطب خدا گواہ
آفاقیت لئے ہے ہدایت رسولﷺ کی

اسرآر جو نہ مانے مسلمان ہی نہیں
ہر دل میں ہر جگہ ہے حکومت رسولﷺ کی

★★★

جو حکم سرورِ دیں ہے تو اس سے غافل ہے
اور اس کے بعد یہ شکوہ کہ جینا مشکل ہے

بلا شبہ وہ بہشت بریں میں داخل ہے
کہ جس کو دید مزارِ نبی کی حاصل ہے

حضور رب وہ عبادت ہی صرف ہے مقبول
کہ جس میں یاد خدا کے نبی کی شامل ہے

نہ کر کے سجدہ یہ شیطاں نے کر دیا ظاہر
ازل کے دن سے ہی تفریق حق و باطل ہے

ہم اپنے آپ کو اب کیوں نہ سمجھیں خوش قسمت
ہمارا ان کے غلاموں میں نام شامل ہے

کیا ہے ایک اشارے میں چاند دو ٹکڑے
یہ معجزہ بھی اہم معجزوں میں شامل ہے

شکستہ پائی مرا کیا کرے گی اے اسرار
مرے سفر کا جو شہر رسول حاصل ہے

★★★

جو یادِ سرورِ عالم میں دل میرا مچلتا ہے
قلم پھر نعت لکھنے کو سبک رفتار چلتا ہے

یہ حالت ہے مَے حُبِّ نبی کے پینے والے کی
نشہ جتنا ہی چڑھتا ہے وہ اتنا ہی سنبھلتا ہے

چراغِ حق کبھی باطل ہوا سے بجھ نہیں سکتا
کوئی آندھی ہو طوفاں ہو وہ ہر حالت میں جلتا ہے

دکھادے یا الٰہی زندگی میں گلشن طیبہ
نبی کا سبز گنبد دیکھنے کو دل مچلتا ہے

بہا کر دفترِ عصیاں کو لے جاتا ہے دم بھر میں
جو یادِ سرورِ کونین میں آنسو نکلتا ہے

غم دنیا کبھی اسرؔار اس دل میں نہیں آتا
غمِ محبوبِ ربّ اللعالمیں جس دل میں پلتا ہے

انساں کو چاہئے کہ ثنائے خدا کرے
پھر اس کے بعد مدحت خیر الوریٰ کرے

عشق رسول پاک کا ہو جائے جو مریض
ممکن نہیں کبھی وہ تلاشِ دوا کرے

وہ درد جس سے عشق نبی کو جلا ملے
یا رب وہ درد دل میں ہمیشہ اُٹھا کرے

دنیا میں رہ کے جس کو بقا کی تلاش ہو
پہلے خدا کی راہ میں خود کو فنا کرے

ہے فخر اُمّتی ہوں میں ایسے رسول کا
اسرارؔ جس رسول کی مدحت خدا کرے

★★★

ڈر جائیں گے جب حق کے منکر میدانِ قیامت دیکھیں گے
ہو جائیں گے خوش جب اہل سنن آقا کی حمایت دیکھیں گے

اللہ نے چاہا تو ہم بھی تقدیر کی رفعت دیکھیں گے
ہر سمت برستی طیبہ میں اللہ کی رحمت دیکھیں گے

ڈھل جائیگی سب فردِ عصیاں سرکار کے روضے پر جاکر
بہتے ہوئے اپنی آنکھوں سے جب اشک ندامت دیکھیں گے

کانوں سے تو سنتے آئے ہیں طیبہ کے مناظر کے قصّے
اب اپنی آنکھوں سے جاکر ہم منظر جنت دیکھیں گے

ہم ہند میں رہ کر آنکھوں میں جو خواب سجائے رہتے ہیں
طیبہ جا کر ان خوابوں کی تعبیر و حقیقت دیکھیں گے

گر خوبیِ قسمت سے اپنا اسرؔار ہوا طیبہ جانا
مل مل کے ہم اپنی آنکھوں کو دربارِ رسالت دیکھیں گے

★★★

کبھی جو قسمت سے میرا جانا دیارِ خیر الانام ہو گا
نگاہ چومے گی ان کا روضہ لبوں پہ میرے سلام ہو گا

لحد کی تاریکیوں سے خائف بھلا ہو کیونکر غلام ان کا
لحد میں جلوہ فگن جب اس کی عرب کا ماہِ تمام ہو گا

جہاں میں جس طرح ایک ماں کو عزیز ہوتا ہے اپنا بچہ
اسی طرح روز حشر پیارا نبی کو اپنا غلام ہو گا

شفیع روزِ جزا تمہیں ہو حبیب رب العلا تمہیں ہو
جو تم کہو گے وہ بات ہو گی جو تم کرو گے وہ کام ہو گا

انہیں سے آباد بزم امکاں انہیں سے قائم وقارِ انساں
یہاں بھی ان کی ہی ہے حکومت وہاں بھی ان کا نظام ہو گا

جو کام آئے گا روز محشر نہیں ہے کوئی بجز تمہارے
اسی لئے ہر کسی کے لب پر فقط تمہارا ہی نام ہو گا

حدیث سرکارِ دو جہاں سے ہوا یہ اسرار آشکارہ
جو دیکھ لے گا نبی کا روضہ وہ خلد میں شاد کام ہو گا

برکتِ ذکرِ شاہِ امم دیکھئے
ہو گئے دور سارے الم دیکھئے
کس قدر ہم ہوئے محترم دیکھئے
نسبتِ شاہِ دیں کا کرم دیکھئے

وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا یہاں
ان سے کونین کا ہے بھرم دیکھئے

ہو گئے زینتِ فرش و عرشِ بریں
میرے آقا کے نقشِ قدم دیکھئے

گالیاں ہیں ادھر تو دعائیں اُدھر
وہ ستم دیکھئے یہ کرم دیکھئے

حق تعالیٰ نے اسرارؔ بخشی ہمیں
دولتِ حُبِّ شاہِ امم دیکھئے

★★★

جہاں میں جو بھی کسی کو کسی سے ملتا ہے
مِرے حضور کے وہ فیض ہی سے ملتا ہے

خدا کی بات وہی ہے جو ہے حضور کی بات
عمل حضور کا قرآن ہی سے ملتا ہے

نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ کے باوصف
بغیر عشق نبی کچھ کسی سے ملتا ہے؟

مجال کیا ہے ہماری کہ نعت لکھ پائیں
ہمیں یہ حوصلہ عشق نبی سے ملتا ہے

تمہارے در کی غلامی سے جو ہوا حاصل
کہاں زمانے کی وہ خسروی سے ملتا ہے

کسی بھی صنف سخن سے ہمیں نہیں ملتا
سکون نعت کی ہی شاعری سے ملتا ہے

وہ خدمت شاہِ والا، وہ غارِ ثور اسرارؔ
کسی کو مرتبہ ایسا کسی سے ملتا ہے

★★★

رونما جب دہر میں محبوب داور ہو گیا
سر نگوں تعظیم کو اللہ کا گھر ہو گیا

یہ غلامانِ نبی ﷺ کے در پے اکثر ہو گیا
مفلس و نادار پہنچا اور تونگر ہو گیا

ہو گئیں اس کو حصولِ خلد میں آسانیاں
نعت سرور کہنا ہی جس کا مقدّر ہو گیا

سرخروئی مل گئی دنیا و عقبیٰ میں اسے
اسوۂ سرکار جس انساں کا محور ہو گیا

کفر کی تاریکیاں چھائی ہوئی تھیں ہر طرف
ان کے جب آئے قدم عالم منوّر ہو گیا

کیجیے جشن ولادت کا پھر ان کے اہتمام
پھر مبارک ماہ سر پر سایا گستر ہو گیا

جس نے بھی اسرارؔ دیکھا ان کا روضہ ایک بار
اشتیاقِ دید اس کا حد سے باہر ہو گیا

ایسا ہے کون جیسے ہیں عالی مقام آپ
عرش بریں پہ رب سے ہوئے ہم کلام آپ
سب انبیا سے بڑھ کے ہیں خیر الانام آپ
تارے تمام انبیا ماہِ تمام آپ
حقدار کیا وہ مالکِ خلد بریں بنے
کہہ دیں جسے بھی حشر میں اپنا غلام آپ
خوشبوئے لاجواب سے فوراً مہک گئی
جس رہ گزر پہ ہو گئے محو خرام آپ
انسان ، جن، ملائکہ پر منحصر ہے کیا
آئے ہیں انبیا کے بھی مشکل میں کام آپ
جس میں کچھ امتیازِ گدا و شہا نہیں
وہ لاجواب دہر میں لائے نظام آپ
اسرؔار کی نظر میں ہے وہ عرش سے بلند
ہیں دفن جس مقام پہ عالی مقام آپ

★★★

ملا ہے خیر سے دامانِ مصطفیٰ مجھ کو
ستائے گردش ایام کیا بھلا مجھ کو

نبی کی یاد میں رکھ مبتلا خدا مجھ کو
خبر ہو دن کی نہ شب کا ہو کچھ پتہ مجھ کو

یہاں بھی تو نے نوازا ہے اپنی رحمت سے
وہاں بھی ہے تری رحمت کا آسرا مجھ کو

رسول پاک کے صدقے میں میرے مولیٰ نے
عطا کیا ہے ضرورت سے بھی سوا مجھ کو

یہ آرزو ہے الٰہی کہ جب مدینے جاؤں
نبی کے شہر سے کرنا نہ پھر جدا مجھ کو

کلام پاک کو اسرارؔ جب بغور پڑھا
ملا رسول کا ہے وصف جا بجا مجھ کو

★★★

جس رُخ سے دیکھو آپ خود اپنا جواب ہیں
آقا خدائے پاک کا وہ انتخاب ہیں

بندے سے جو لحد میں سوال و جواب ہیں
ان سب کا انحصار رسالت مآب ہیں

آقائے کائنات تو ہیں شہر علم کا
مولائے کائنات علی اس کا باب ہیں

ہیں برگزیدہ یوں تو پیمبر سبھی مگر
محبوب کردگار رسالت مآب ہیں

تعبیر ان کی دید مدینہ ہو یا خدا
پلکوں پہ میں نے اپنی سجائے جو خواب ہیں

بخشش کا ہے یقین مگر یا شہِ امم
اعمال اپنے دیکھ کے پر اضطراب ہیں

اسرارؔ جن میں یاد خدا و رسول ہے
لمحات زندگی کے وہی کامیاب ہیں

★★★

نعت گوئی سرورِ دنیا و دیں تک لے گئی
اور اس کے بعد رب العالمیں تک لے گئی

واصفانِ مصطفےٰ کی جب چلی محفل میں بات
وسعتِ افکار رب العالمیں تک لے گئی

تین سو تیرہ کو لب ہائے رسالت کی دعا
بدر کے میدان میں فتح مبیں تک لے گئی

رحمت اللعالمیں کی شان رحمت دیکھئے
عاصیوں کو حشر میں خلد بریں تک لے گئی

مہر و ماہ و نجم کے کسب ضیا کی غور و خوض
اہل دنیا کو ترے روئے حسیں تک لے گئی

سنگ کے بدلے دعا کے پھول دینے کی مثال
ذہن کو لوگوں کے طائف کی زمیں تک لے گئی

کیوں نہ ہو اسرآر اس ہستی پہ جان و دل نثار
جو ہماری یاد کو عرش بریں تک لے گئی

★★★

کفر کی تھی زمانے میں چھائی ہوئی تیرگی تیرگی تیرگی ہر طرف
آپ تشریف لائے ہوئی دہر میں روشنی روشنی روشنی ہر طرف
رونق زندگی ہو گئی تھی نہاں زندگی میں تھی پژمردگی سی عیاں
ان کے صدقے میں مردہ دلوں میں ہوئی تازگی تازگی تازگی ہر طرف
رب کے محبوب نے رب کی توحید کا کوہ فاراں سے اعلان جس دم کیا
مچ گئی خیمۂ کفر میں اس گھڑی کھلبلی کھلبلی کھلبلی ہر طرف
بولہب ہو کہ بوجہل ہو دیکھ لو اس کا دنیا سے نام و نشاں مٹ گیا
رب کے محبوب کے ذکر کی دھوم ہے آج بھی آج بھی آج بھی ہر طرف
جب سلیقے سے نام محمد ﷺ لیا فکر روشن ہوئی دل معطر ہوا
لب ملے منھ میں محسوس ہونے لگی چاشنی چاشنی چاشنی ہر طرف
اپنے اللہ کی بندگی کے لئے جب بھی ماہِ رسالت حرا میں گیا
تیرگی چھٹ گئی غار میں ہو گئی چاندنی چاندنی چاندنی ہر طرف
یہ بھی اسؔرار محشر میں کھل جائے گا رب تعالیٰ نے کیوں روز محشر رکھا
بہر بخشش پکاریں گے جب امّتی یا نبی یا نبی یا نبی ہر طرف

★★★

کر کے اللہ نے آقا کا ثنا خواں ہم کو
خاص بخشش کا عطا کر دیا ساماں ہم کو

کس قدر خاص ہے اللہ کا یہ لطف و کرم
کر دیا اُمّتیِ شاہِ رسولاں ہم کو

جس طرح چاند ستاروں میں نظر آتا ہے
امتوں میں کیا ایسے ہی درخشاں ہم کو

آؤ حسان کی سنت یہاں ہوتی ہے ادا
درس دیتی ہے یہی بزم سخنداں ہم کو

ہم خدا والے نبی والے رضا والے ہیں
کیوں ڈراتی ہے تو اے گردش دوراں ہم کو

ان کی امت میں ہیں یہ کم تو نہیں ہے اسرارؔ
ان کی الفت نے کیا اور نمایاں ہم کو

★★★

لب پہ ہو نام ترا دل میں تری یاد رہے
زندگیٔ میری سدا خوش رہے آباد رہے

جو اسیر غم سرکار دو عالم ہو جائے
ہر غم دہر سے انسان وہ آزاد رہے

ان کو بھی رحمت عالم نے دعائیں دی ہیں
جوسدا آپ کے حق میں ستم ایجاد رہے

عشق محبوب کا ہر دم رہے سودا سر میں
دل مرا جلوۂ محبوب سے آباد رہے

دیکھئے امت عاصی سے محبت ان کی
ہم گنہگار بھی معراج کی شب یاد رہے

میں بھی اس امت عاصی میں ہوں جس میں اسرارؔ
مرے اجداد کے اجداد کے اجداد رہے

کسی بھی کام کی جب کی ہے ابتدا میں نے

تو اس سے پہلے لیا نامِ کبریا میں نے

مزا لیا ہے ہر اک بار شہد کا میں نے

نبی کے نام کو جب جب ادا کیا میں نے

مجھے تو نعت رسول خدا نظر آیا

کلام پاک کو جب غور سے پڑھا میں نے

ہر ایک راستہ آسان ہو گیا میرا

نبی کے خلق کو جو سمجھا رہنما میں نے

بہا کے ان کی جدائی میں آنکھ سے آنسو

مکان خلد میں اپنا لیا میں نے

جنہوں نے کی ہے حقیقت میں اتباعِ رسول ﷺ

جہاں میں دیکھے ہیں کچھ ایسے پارسا میں نے

قبول نذر یہ اسرآر کی ہو سرورِ دیں

کیا ہے سنت حسّان کو ادا میں نے

★★★

آج بھی نام پہ قربان ہیں آقا تیرے

جان کی بازی لگا دیتے ہیں شیدا تیرے

پھولتے پھلتے رہیں گے سبھی شیدا تیرے

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے

ہو گیا سارے زمانے میں وہ سب سے اُنچا

جس نے دربار میں سر اپنا جھکایا تیرے

وجہِ تخلیق دو عالم تری ذاتِ اقدس

رب نے صدقے میں بنائے ہیں یہ شاہا تیرے

جو بھی پہنچے ہیں مرادوں سے بھرے ہیں دامن

در سے خالی کبھی لوٹے نہیں منگتا تیرے

حکم سے تیرے زمیں ان کو پکڑ لیتی ہے

جو تعاقب میں کبھی آتے ہیں اعدا تیرے

نعت گوئی کا یہ جذبہ جو ملا ہے تجھ کو

یہ کرم تجھ پہ ہے اسرآر خدا کا تیرے

★★★

اچھے اچھوں سے بھی اچھا ہے مقدر ان کا
جن کے ہے پیش نظر روضۂ اطہر ان کا

مرتبہ بعد خدا سب سے ہے بڑھ کر ان کا
دونوں عالم میں نہیں کوئی بھی ہمسر ان کا

طعنہ زن کیوں ہیں وسیلے پہ یہ دنیا والے
واسطہ دیتے ہیں مشکل میں پیمبر ان کا

بالیقیں بارش انوار ہوا کرتی ہے
تذکرہ دہر میں ہوتا ہے جہاں پر ان کا

ہو گیا خلد کا حقدار وہ انساں جس نے
خواب میں دیکھ لیا روئے منوّر ان کا

وہ مسلمان ہی اصحاب نبی کہلائے
جن کو بھی ہو گیا دیدار میسر ان کا

بھول جائیں گے سبھی غم سر محشر اسرارؔ
جس گھڑی دیکھیں گے ہم چہرۂ انور ان کا

★★★

عشقِ سرکار دوعالم ایسی ہی منجدھار ہے
جو بھی اس میں ڈوب جائے اس کا بیڑا پار ہے

سورۂ والّیل میں ہے وصف گیسوئے نبی
سورۂ والشّمس میں مدح رخِ سرکار ہے

اس کو کہتے ہیں رفاقت آج بھی بعد وصال
قرب پاک مصطفےٰ میں ان کا یارِ غار ہے

سنگ باری کے عوض برسائے گلہائے دعا
کتنا اعلیٰ احمد مختار کا کردار ہے

جو فنا ہو راہ میں ان کی ملے اس کو بقا
جو نہ ہو ان کے لئے وہ زندگی بیکار ہے

کیا بھلا اچھی لگیں ان کو بہاریں خلد کی
جس کی نظروں میں سمایا آپ کا گلزار ہے

دیکھنا سرکار کا ہے درحقیقت دید رب
من رآنی سے جو ظاہر ہے وہ یہ اسرار ہے

یہ مانا یوں تو لاکھوں انبیا و مرسلیں آئے
مگر اک رحمت اللعالمیں بن کر تمہیں آئے

تقاضہ دہر کا منشائے رب العالمیں آئے
عرب کی سرزمیں پر سرور دنیا و دیں آئے

ہے سرسجدے میں لب پہ رب ھبلی امتی ہر دم
زہے خوش بختیٔ امت شفیع المذنبیں آئے

تفاوت یوں کلیم اللہ حبیب اللہ کا سمجھو
وہ خود پہنچے انہیں لینے کو جبریل امیں آئے

جو ہیں بعد خدا افضل تریں قرآن ہے شاہد
بنائے جن کی خاطر رب نے یہ دنیا و دیں آئے

انیس بیکساں ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والے
یتیموں بے سہاروں کے مددگار و معیں آئے

درِ سرکار پر اسرار جس کو موت آجائے
نہ کیوں حصہ میں اس کے باغِ فردوسِ بریں آئے

★★★

اگر نصیب میں بطحا تری سحر ہوتی
بڑے مزے سے مری زندگی بسر ہوتی

جو ذات پاک محمدﷺ نہ جلوہ گر ہوتی
نہ ہوتا دن نہ کہیں رات اور سحر ہوتی

گلہ نہ دوریٔ منزل کا پھر مجھے ہوتا
نبی کی یاد رفیق سفر اگر ہوتی

عجب کشش تھی جمالِ حضور والا میں
جدھر وہ ہوتے خدائی بھی بس ادھر ہوتی

جو ان کے روئے منوّر سے فیض پا لیتی
قسم خدا کی مری ہر نظر قمر ہوتی

اگر نصیب سے طیبہ کبھی پہنچ جاتے
تو اپنی زندگی کچھ اور معتبر ہوتی

ظہورِ سرور عالم نہ ہوتا تو اسرارؔ
خدا کی ذات سے دنیا یہ بے خبر ہوتی

★★★

شوق دیدار کا ہم نے یہ اثر دیکھا ہے
آنکھیں جب بند کیں سرکار کا در دیکھا ہے

مسکرا کر مرے آقا نے جدھر دیکھا ہے
ظلمتِ شب کو بھی صد رشکِ قمر دیکھا ہے

وہ مسلمان ہے اصحابِ نبی میں شامل
جس نے آقا کو مرے ایک نظر دیکھا ہے

سرنگوں ہوتے ہوئے آپ کی آمد پہ حضور
چشمِ کونین نے اللہ کا گھر دیکھا ہے

اُن کے اصحاب نے آقا کو غمِ اُمّت میں
کتنی ہی راتوں میں بادیدۂ تر دیکھا ہے

اُس درِ پاک کی عظمت کو خدا ہی جانے
خم جہاں حضرتِ جبریل کا سر دیکھا ہے

نور والے کی یہ آمد کا ہے صدقہ اسرآر
نور ہی نور جو تا حدِ نظر دیکھا ہے

رات دن جس کو ثنائے مصطفٰے سے کام ہے

دونوں عالم میں اسے آرام ہی آرام ہے

رفعت آقا کا اندازہ لگا سکتا ہے کون

عرش اعظم بھی مرے آقا کے زیرِ گام ہے

اتنا ہی ابھرے گا جرنا تم دباؤ گے اسے

اس کی فطرت ہے لچک یہ مذہب اسلام ہے

پارسائی میری مے نوشی پہ قرباں کیوں نہ ہو

میرے ہاتھوں میں مئے حبِّ نبی کا جام ہے

ہے مدینے کی بہاروں پہ دل و جاں سے نثار

ہاں وہ جنّت جنّت الفردوس جس کا نام ہے

چارہ سازِ بیکساں ہیں میرے آقا بالیقیں

بگڑی تقدیریں بنانا ان کا ادنیٰ کام ہے

زندگی اسرؔار جس کی عشق احمد میں کٹی

بعد مرنے کے اسے آرام ہی آرام ہے

★★★

کب غلاموں کو لعل و گہر چاہیے
یا نبی آپ کا سنگ در چاہیے
ساری دنیا مخالف رہے غم نہیں
بس تمہارے کرم کی نظر چاہیے
جس نے چوما ہے تلووں کو سرکار کے
میرے آنکھوں کو وہ رہ گزر چاہیے
جو دکھائی ہے خیر البشر نے ہمیں
ہم کو چلنا اسی راہ پر چاہیے
جب بھی چاہوں مدینے کا دیدار ہو
جذبۂ دید میں وہ اثر چاہیے
ان سے کہہ دو درودوں کی کثرت کریں
خاتمہ جن کو ایمان پر چاہیے
ذکر سرکار اسرآر ہر دم کرو
حشر میں اپنی بخشش اگر چاہیے

★★★

ان کی تعریف جو کر سکیں ہم بیاں ہے قلم میں وہ قدرت نہ اعجاز ہے

واصف مصطفیٰ ہیں بفضل خدا ہم کو اس نعت گوئی پہ یوں ناز ہے

ہم گنہگار امّت ہوئے آپ کی آپ رب کے ہوئے رب ہوا آپ کا

مرتبہ اُمّتِ مصطفیٰ کا یونہی سب رسولوں کی اُمت میں ممتاز ہے

وحی کے لانے والے ہیں روح الامیں وحی سے تو وہ خود بھی ہیں واقف نہیں

یہ محبّ اور محبوب کی بات ہے کیا الف لام اور میم میں راز ہے

سدرۃ المنتہیٰ کے مکیں بھی اگر اس سے بڑھ جائیں آگے تو جل جائیں پر

ساکنانِ فلک جس سے حیران ہیں ایسی شاہِ مدینہ کی پرواز ہے

آپ کے اسمِ اعظم کی اک میم پر شاعری عمر بھر کی ہماری نثار

اس کی تشریح کیا کر سکے گا کوئی سطوت قوم و ملّت کی غمّاز ہے

تھی صدا لن ترانی کی ان کے لئے جن کو کہتی ہے دنیا کلیم خدا

خود بلا کر انہیں دعوتِ دید دی میرے آقا پہ رب کا یہ اعزاز ہے

سچ تو یہ کہ اسرآر دنیا کبھی اس کا لائے جواب ایسا ممکن نہیں

جس کا ثانی نہ ہے اور نہ ہوگا کبھی وہ اذانِ بلالی کا انداز ہے

★★★

ہر گھڑی ہے فکر امّت دیکھئے
میرے آقا کی محبت دیکھئے

کیا بتاؤں سرورِ دیں کا مقام
عرش پر مولیٰ سے قربت دیکھئے

مہر و مہ کیا سنگ ریزے کیا شجر
ان کی ہے ہر شے پہ قدرت دیکھئے

عرش والے فرش پر آکر سنیں
ذکر آقا کی فضیلت دیکھئے

آج مشہورِ زمانہ ہے حرا
آپ کے قدموں کی برکت دیکھئے

ہوں ثناخوانِ محمد مصطفیٰ
اللہ اللہ میری قسمت دیکھئے

جس پہ ہے اسرآر قرباں خلد بھی
جا کے طیبہ میں وہ جنت دیکھئے

★★★

یہ مانا یوں تو کتنے انبیا و مرسلیں آئے
مگر بس رحمتہ اللعالمیں بن کر تمہیں آئے

ہے سر سجدے لب پہ ربِّ ھبلی اُمتی ہر دم
زہے خوش بختی اُمّت شفیع المذنبیں آئے

تفاوت یوں کلیم اللہ حبیب اللہ کا سمجھو
وہ خود پہنچے انہیں لینے کو جبریل امیں آئے

نگاہِ ناز کاان کی ذرا عجاز تو دیکھو
چلے جو قتل کرنے کو وہ خم کرنے جبیں آئے

وہ جن کی شانِ اقدس پر کلامِ پاک ہے شاہد
بنائے جن کی خاطر رب نے یہ دنیا و دیں آئے

انیس بے کساں ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والے
یتیموں بے سہاروں کے مدد گار و معیں آئے

نکل جائے در سرکار پر اسرآر جس کا دم
نہ کیوں حصہ میں اس کے بے طلب خلد بریں آئے

★★★

کر سکے انسان کیسے اس کی عظمت کا بیاں
جس کا قرآں میں خدائے پاک ہے خود مدح خواں
یہ ہے بو بکرو عمر عثمان و حیدر کا بیاں
الفتِ سرکار ہر مسلم کی اور مومن کی جاں
آپ سے ہے میرے آقا دونوں عالم کا وجود
آپ ہی پر منکشف ہیں رازہائے کن فکاں
جیسے اک رائی کا دانہ ہو ہتھیلی پر رکھا
ایسے ہیں احوالِ دنیاں میرے آقا پر عیاں
پھر سمجھ میں آئے گی اس کے حقیقت خلد کی
دیکھ لے رضواں جو طیبہ کی بہارِ بے خزاں
عشق احمد میں وہ ہوجاتی ہیں یکسر رحمتیں
جتنی ہوتی ہیں غلامانِ نبی پر سختیاں
آج دنیا میں وہ ہیں منسوب وحی کے نام سے
جو مرے سرکار پہ اسرار ہوتے تھے عیاں

★★★

اک بار سن لی جس نے بھی گفتارِ مصطفےٰ
واللہ ہو گیا وہ طرفدارِ مصطفےٰ

ہے زیرِ پائے صاحب معراج عرش بھی
سوچو اب اس مقام سے معیارِ مصطفےٰ

بو بکر اور عمر کی رفاقت تو دیکھئے
پہلو میں آج بھی ہیں وفادارِ مصطفےٰ

قدموں کی گرد بھی شب اسریٰ نہ پا سکے
روح الامیں سے پوچھئے رفتارِ مصطفےٰ

اس دم سلام پڑھنے کی توفیق دے خدا
جب قبر میں نصیب ہو دیدارِ مصطفےٰ

فرمایا جو حضور نے وہ ہو گیا حدیث
اور سنّتِ رسول ہوا کارِ مصطفےٰ

اسرارؔ موت آئے دیارِ حضور میں
مدفن ہو زیرِ سایۂ دیوارِ مصطفےٰ

★★★

مجھے کب نعت پاکِ مصطفیٰ لکھنے کا پارا ہے
وہ جن کی شان میں اللہ نے قرآں اتارا ہے

نبی سے صاف یہ فرمادیا ہے حق نے قراں میں
ہمارا بھی وہی ہے جس کو تم کہہ دو ہمارا ہے

وہ ہر لمحہ یقیناً حشر کے دن کام آئے گا
جو یادِ مصطفیٰ میں ہم نے رو رو کر گزارا ہے

اشارہ جب ہوا ہے ان کی انگشتِ شہادت کا
کہیں سورج پلٹ آیا کہیں پر مہ دو پارا ہے

غلاموں کی مدد کے واسطے تشریف لائے ہو
غم دوراں سے گھبرا کر تمہیں جب بھی پکارا ہے

تمہیں ہر چیز کا قاسم بنایا حق تعالیٰ نے
تمہارے در سے آقا ساری دنیا کا گزارا ہے

جو پوشیدہ رکھا جبریل سے بھی حق تعالیٰ نے
وہی اسرار میرے مصطفیٰ پر آشکارا ہے

★★★

نگاہ اُٹھ کے جس گھڑی در رسول پر گئی
گزر کے راہِ چشم سے وہ روح میں اتر گئی

نگاہِ لطف مصطفیٰ جو جانب عمر گئی
تو زندگی کے ساتھ ساتھ عاقبت سنور گئی

عمر کا دل جو سنگ تھا پگھل کے موم ہو گیا
جو تیغ سے نہ ہو سکے نظر وہ کام کر گئی

گئے جو عرش پہ نبی تو احتراماً اس گھڑی
جو شے جہاں جہاں پہ تھی وہیں وہیں ٹھہر گئی

نظر پہ مصطفےٰ کی ہے مدار میری زیست کا
غضب ہوا بگڑ گئی کرم ہوا سنور گئی

قسیم دو جہاں کے در پہ یہ بھی بارہا ہوا
گدا کی جھولی مانگنے سے پیشتر ہی بھر گئی

جسے بھی دیکھا پیار سے وہ شخص آپ کا ہوا
لبوں سے نکلی بات جو دلوں میں وہ اتر گئی

زباں پہ جو نہ آ سکا وہ راز بھی سمجھ لیا
مری خموشیوں پہ بھی حضور کی نظر گئی

نبی کے واسطے سے جو دعا کبھی کسی نے کی
خدا کی بارگاہ میں کبھی نہ بے اثر گئی

خدا کے فضل سے صلہ یہ نعت گوئی کا ملا
مری حیات نعت کے طفیل میں سنور گئی

★★★

مناقب

مجھ کو بنا کے اپنا ثنا خواں حسین نے
بخشش کا کر دیا میری ساماں حسین نے

یوں حق کی کر کے شمع فروزاں حسین نے
باطل کو کر دیا ہے پشیماں حسین نے

راہِ خدا میں کر کے فدا جان و مال سب
بخشا ہمیں حیات کا عنواں حسین نے

تشریف آوری سے تری بڑھ گئی ہے شان
اے کربلا کیا تجھے ذیشاں حسین نے

باغِ رسولِ پاک کے کر کے نثار پھول
صحرا کو کر دیا ہے گلستاں حسین نے

سب کچھ بچا کے فوجِ یزیدی نے کھائی مات
سب کچھ لٹا کے جیتا ہے میداں حسین نے

باطل کی آندھیوں میں جلا کر چراغِ حق
ظلمت میں کر دیا ہے چراغاں حسین نے

ثابت کیا کہ بولتا قرآنِ پاک ہوں
قرآں کو پڑھ کے برسرِ میداں حسین نے

ہر اک قدم پہ ہمت و ایثار و خلق کا
قائم کیا ہے ایک دبستاں حسین نے

جس کا تھا علم صرف خدا کو رسول کو
اسرار کر دیا وہ نمایاں حسین نے

★★★

دے کے سر شبیر نے اسلام زندہ کر دیا
کون کر سکتا تھا ایسا اس نے جیسا کر دیا

سینچ کر اپنے لہو سے گلشن اسلام کو
عظمت اسلام کو تم نے دو بالا کر دیا

شافع روزِ جزا کے اس نواسے کے نثار
جس نے روزِ حشر بخشش کا سہارا کر دیا

گھر لٹا کر جان دے کر حضرتِ شبیر نے
دین پاکِ مصطفےٰ کا بول بالا کر دیا

مرحبا صد مرحبا اے ابنِ حیدر کی نظر
آج اُٹھ کر حُر کو تو نے رب کا پیارا کر دیا

پیش کر سکتی نہیں دنیا کبھی جس کی مثال
کام اک شبیر نے ایسا نرالا کر دیا

روزِ اوّل سے جو پوشیدہ رہا اسرار وہ
پیکر صبر و رضا نے آشکارا کر دیا

★★★

اس سے ہی کر لیجئے اندازۂ شانِ حسین
ہے حبیبِ رب اکبر بھی ثنا خوانِ حسین

گلشن اسلام کو سینچا ہے اپنے خون سے
دین پاکِ مصطفٰے ممنونِ احسانِ حسین

امتحانِ صبر دینا تھا علی کے لال کو
ورنہ تھا کوثر کا دریا زیرِ دامانِ حسین

صبر و ایثار و قناعت الفت مولائے کل
کربلا میں بس یہی تھا ساز و سامانِ حسین

سر میں ہے سودائے عشق سرورِ کون و مکاں
دل میں ہے مہکی ہوئی خوشبوئے ارمانِ حسین

بندگی کو زندگی پر دی ہے فوقیت تو پھر
مر کے زندہ کیوں نہ ہوں سارے فدایانِ حسین

سب سے پیارے تھے نواسے سرورِ کونین کو
کیوں نہ ہوں پیارے نبی کو ہم محبانِ حسین

جن و انسان و ملک حیرت میں ہیں اسرارؔ سب
دیکھ کر کرب و بلا میں عظمت و شانِ حسین

سرخ رو جس کے لہو سے عالم اسلام ہے
خاندانِ اہلبیت پاک اس کا نام ہے

تذکرہ حسنین کا اس گھر میں صبح و شام ہے
کتنا خوش قسمت ہے جو شبیر کا ہم نام ہے

ان کی سنت کو ادا کر کے جو ہوتے ہیں شہید
خلد ان کے واسطے اللہ کا انعام ہے

جان دے دو حق کی خاطر حق پہ بات آئے اگر
کربلا والوں کا دنیا کے لئے پیغام ہے

رن سے لاتے ہیں اُٹھا کر وہ جواں بیٹے کی لاش
پھر بھی شکر حق لب شبیر پر ہر گام ہے

وہ ہزاروں کے مقابل آج ہیں تنہا حسین
کوفیوں کی فوج پھر بھی لرزہ بر اندام ہے

کر سکا کوئی نہ کر پائے گا روزِ حشر تک
کربلا والوں نے دنیا میں کیا وہ کام ہے

اُن پہ میں اسرارؔ قرباں اور مرے اہل و عیال
خون سے رنگین جن کے گلشنِ اسلام ہے

برا ہوں یا میں اچھا ہوں محی الدین جیلانی
تمہارا نام لیوا ہوں محی الدین جیلانی

کرم مجھ پر بھی کر دیجئے کہ بیڑا پار ہو جائے
زمانے کا ستایا ہوں محی الدین جیلانی

نبی کو بھی ہو پیارے تم، علی کو بھی ہو پیارے تم
تمہیں اتنا ہی سمجھا ہوں محی الدین جیلانی

کیا ہے آپ نے مردوں کو زندہ اپنی ٹھوکر سے
بزرگوں سے یہ سنتا ہوں محی الدین جیلانی

دوبارا زندگی اسرارؔ بخشی دین احمد کو
یوں ہی میں ان کو کہتا ہوں محی الدین جیلانی

مومن ترا وقار ہے پیرانِ پیر سے
ایمان کی بہار ہے پیرانِ پیر سے

ہر چیز پر نکھار ہے پیرانِ پیر سے
موسم یہ خوش گوار ہے پیرانِ پیر سے

ابدال ہو کہ قطب ولی ہو کہ غوث ہو
جو بھی ہے تاجدار ہے پیرانِ پیر سے

خطبات ان کے پڑھنے سے غم ہوں تمام دور
کون اچھا غم گسار ہے پیرانِ پیر سے

ایمان ہو عقیدہ ہو یا میری روح ہو
ہر چیز پائیدار ہے پیرانِ پیر سے

مانا عمل سے اپنے میں شرمندہ ہوں مگر
دل کو مرے قرار ہے پیرانِ پیر سے

سچ ہے خدائے پاک کے پیارے ہیں مصطفیٰ
اور مصطفیٰ کو پیار ہے پیرانِ پیر سے

اسرارؔ سارے رنج و علم میرے دور ہوں
یہ عرض باربار ہے پیرانِ پیر سے

عطائے نعمت رب العلا غریب نواز
ضیائے نورِ رسولِ خدا غریب نواز

تمہارا در ہے وہ دربار یا غریب نواز
جہاں پہ ایک ہیں شاہ و گدا غریب نواز

دیارِ ہند کے تم ہو شہا غریب نواز
تمہارے در کے ہیں ہم سب گدا غریب نواز

زمانہ دیکھ کے ہم کو کہے فدائے رسول
کرم کی بھیک ہو ایسی عطا غریب نواز

تمہاری ہند میں تشریف آوری کے طفیل
خدا کے دین کی پھیلی ضیا غریب نواز

جنابِ خواجۂ عثمان کے وسیلے سے
ہمیں ہو بادۂ عرفاں عطا غریب نواز

مراد مانگنے والوں کا آپ کے در پر
ہجوم رہتا ہے صبح و مسا غریب نواز

سفر نصیب ہو اجمیر سے مدینے کا
قبول ہو یہ ہماری دعا غریب نواز

سمٹ کے آ گیا کوزے میں کل انا ساگر
اسے جو تم نے اشارہ کیا غریب نواز

جو اونٹ بیٹھ گئے تو بھلا وہ کیا اُٹھتے
ملا تھا حکم انہیں آپ کا غریب نواز

وہ جن کے دم سے بھرم ہند میں ہمارا ہے
رسولِ پاک کی وہ ہیں عطا غریب نواز

ادب سے آپ کو سلطانِ ہند کہتے ہیں
دیارِ ہند کے سب اولیا غریب نواز

سوا تمہارے مصائب کا ذکر کس سے کریں
تمہیں ہمارے ہو مشکل کشا غریب نواز

دکھا دو خواب میں اسرؔار کو رخِ روشن
خدائے کل کا تمہیں واسطا غریب نواز

نائب مصطفیٰ ابن احمد رضا سیدی مرشدی مصطفیٰ خاں رضا
نام تم سے بریلی کا روشن ہوا سیدی مرشدی مصطفیٰ خاں رضا

شاہ احمد رضا کے دلارے ہو تم غوث و خواجہ کی آنکھوں کے تارے ہو تم
مقتدی ہم تمہارے ہیں تم مقتدا سیدی مرشدی مصطفیٰ خاں رضا

پھول جھڑتے ہوں جس سے وہ گفتار تھی کچھ عجب تابش روئے سرکار تھی
تیرا دیدار دیدارِ غوث الوریٰ سیدی مرشدی مصطفیٰ خاں رضا

پرچم سنیت تم نے لہرا دیا قادری سلسلہ تم نے مہکا دیا
ہم کو دنیا میں تم سا نہ مرشد ملا سیدی مرشدی مصطفیٰ خاں رضا

جاگتے سوتے ہر وقت صبح و مسا تم کو پاس شریعت ہمیشہ رہا
مفتیِ اعظمِ ہند تھے تم شہا سیدی مرشدی مصطفیٰ خاں رضا

دستِ اقدس کو اپنے ہمیشہ شہا غوثِ اعظم کا دستِ مبارک کہا
اس طرح قادریت کا تمغہ دیا سیدی مرشدی مصطفیٰ خاں رضا

منکر و کوئی تمثیل ایسی تو دو جس کی میت میں اتنی بڑی بھیڑ ہو
اب تو کہہ دو کہ تھے اک ولی خدا سیدی مرشدی مصطفیٰ خاں رضا

مصطفیٰ کی شریعت جو چمکا گئے تجھ کو اسرار وہ پیر و مرشد ملے
وہ ہیں آئینۂ ذاتِ غوث الوریٰ سیدی مرشدی مصطفیٰ خاں رضا